جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقا

بعون خالق زمان و زمین و بامداد حضرات ائمہ طاہرین این رسالہ بطرز نو آئین مسمی بہ

حامی المذہب ہادی المومنین

۱۳۱۶ ھ

یکے از مصنفات جناب مستطاب معلی عن الالقاب مولوی

سید میر علی صاحب خلف الصدق جناب سید حسین علی صاحب

رئیس اٹاوہ بمقام لکھنؤ ا جنوری ۱۸۹۹ء

مطبوعہ مطبع اثنا عشری باہتمام سید محمد عابد علی

پہلی مرتبہ — تعداد نسخ ۳۰۰ — قیمت ۲ ر

بعون خالق زمان و زمین و بامداد ائمۂ اہلبیت طاہرین صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین

رسالہ بطرز نو آئین مسمیٰ

ہادی المومنین
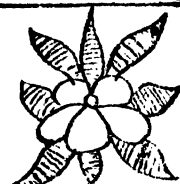
کہ جسکو اس کمترین عاصی امیر علی ابن سید حسن علی ساکن شہر اٹاوہ محلہ سید واڑہ نے بجواب اشتہار ایک مومن کے کہ جنہون نے علمای شیعہ سے مسئلہ لعن کو بہ نصوص بینہ قرآنی دریافت فرمایا تصنیف کیا محض باصرار مشیار اوس مومن پاک کے۔ اور میرا حال اہالیان شہر اٹاوہ پر پوشیدہ نہین ہی کہ مین محض بے استعداد آدمی ہون مگر غلام باب العلم کا مشہور ہون اونہین حضرت علیہ السلام نے میری امداد اس جواب کے لکہنے مین کی یہہ بہی اون حضرت کا ایک معجزہ ہے کہ مجہہ جاہل سے جواب اشتہار لکہوادیا ناظرین جب یہہ رسالہ ملاحظہ فرمادینگے تو یقین ہے یہی فرماینگے روحی فدایا مولے۔ اور مین کچہہ عرض نہین کرتا

اعلان

چونکہ یہہ رسالہ خاص شیعونکے واسطے ہے لہذا اہل سنت والجماعت اسکو نہ دیکہین ورنہ خفگی ہوگی

بمقام لکہنؤ ماہ نومبر سنہ ۱۸۹۸ع

در مطبع فیض منبع اثنا عشری بحسن اہتمام سید عابد علی رضوی طبع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد ہے اوس خدای پاک کی کہ جسنے ہماری فلاح دنیا وآخرت کے لیئے واعتصموا بحبل اللہ ارشاد فرمایا اور نعت ہے اوس صاحب لولاک کی جسنے شرح حبل اللہ مین اِنّی تارِکٌ فِیکُمُ الثَّقلَین کِتابَ اللّٰہِ وَعِترَتِی اَھلَبَیتِی مَا اِن تَمَسَّکتُم بِھِمَا لَن تَضِلُّوا بَعدِی زبان فیض ترجمان پر جاری فرمایا اور منقبت ہے اون صاحبان امر کی کہ جنکی اطاعت کے لیئے وَاُولُو الاَمرِ مِنکُم ناطق ہے اور استفسار احکام اللہ کے لیئے فَاسئَلُوا اَھلَ الذِّکرِ رہنما ہے اما بعد ہیچدان شوریدہ بیان خاکسار ازلی عاصی امیر علی ابن سید حسن علی مرحوم ومغفور ساکن شہر اٹاوہ محلہ سیدوارہ خدمت ناظرین رسالہ عرض کرتا ہے کہ دربینولا ایک قطعہ اشتہار کہ جسکو جناب فضیلت مآب خیر خواہ دارین مولوی سید یاد حسین صاحب رئیس شمس آباد ضلع فرخ آباد نے شایع کرایا ہی میرے نظر سے گذرا کہ وہ بنا بر ملاحظہ ناظرین وخوشی خاطر مومنین حرف بحرف بلا کم وکاست نقل کیا جاتا ہے حق تو یہہ ہے کہ صاحب مشتہر سا عالم باعمل مین نے مذہب شیعہ مین کبھی دیکھا اور سُنا نہین اونکا فضل وکمال اور اونکا تبحر اونکے ملاحظہ مضمون اشتہار سے ناظرین کو ظاہر اور ہویدا ہوگا اور اونکی تحقیقات اور اونکی تدقیقات کا حال عبارت اشتہار سے بخوبی منکشف ہوگا کہ کس درجہ اونکی تحقیقات پہونچی ہے کہ جنہون نے بلا تقیہ اور بے روئے رعایت اقوال ائمہ اور احادیث رسول اللہ کو

پس پشت ڈالکر پورا پورا تمسک قرآن پر کیا ہے اور شیعیان باب العلم سے اثبات تبرا منصوص بینہ
قرآنی بلا تاویل و تفسیر بلفظی معنی قرآن سے چاہا ہے اور یہی مذہب حقیقی کا ہے اور یہی سچا مذہب اہل اسلام کا
ہے کیونکہ جب کلام خدا مضمون ہر مطلب دیا بس ہمارے پاس موجود ہے تو پھر ہمکو ضرورت احادیث رسول اللہ
اور اقوال ائمہ کی کیا ہے واقعی میری دانست مین صاحب مشتہر مجدد دین مذہب شیعہ کے ہین ہم سنتے
تھے کہ اہل سنت مین ہر صدی پر ایک مجدد دین پیدا ہوتا ہے مگر ہزار ہزار شکر بعد تیرہ سو
برس کے مذہب شیعہ مین بھی ایک مجدد دین پیدا ہوگیا شیعون کو بخلوص دل
دو رکعت نماز شکرانہ کی ضرور بجالانا چاہیئے کہ یہہ نعمت غیر مترقبہ اصلاح دین
اونکے کی اونکے ہاتھ آئی اور مجکو تو انتہا درجہ کی خوشی ہوئی کہ اب مولوی
صاحب کے ارشادات اور افادات سے جو جو شکوکات اور جو جو شبہات کہ میرے
دل مین بوجہ اختلاف مذاہب پڑگئے ہین وہ انشا اللہ سب دور ہو جائینگے بلکہ مین
یقین کرتا ہون کہ اگر جناب مولوی صاحب قبلہ اسی طرح چندے بقید حیات
رہے تو ضرور سب اہل اسلام ایک مذہب ہو جائینگے چنانچہ مضمون نیفر شگون اشتہار یہ ہے

بعد حمد خدا اور نعت محمد مصطفےٰ اور منقبت ائمہ ہدیٰ

مین نقیر زارین یاد حسین شیعہ جناب علی ابن ابی طالب علیہ السلام اصول و فروع دین کو
بر حق جاننے والا۔ بطریق امامیہ وضو کرنیوالا۔ بطریق امامیہ نماز پڑہنے والا۔ بطریق امامیہ روزہ افطار
کرنیوالا۔ بطریق امامیہ اذان مین علیاً ولی اللہ وصی رسول اللہ کہنے والا۔ بطریق امامیہ بعد ہر نماز تسبیح جناب
سیدہ پڑہنے والا۔ بطریق امامیہ بعد ہر نماز زیارت پڑہنے والا۔ بطریق امامیہ روز عاشورہ فاقہ کرنیوالا
بطریق امامیہ روز عاشورہ نماز عاشورہ پڑہنے والا۔ بطریق امامیہ تسبیح خاک پاک کہنے والا۔ خدمت مین جمیع
شیعیان جناب علی ابن ابیطالب علیہ السلام کی بصد عجز و نیاز قلبی عرض پرداز ہون کہ بعد وفات جناب سلطان اصفیا صلعم دین
اسلام مین جو جو اختلافات مذہبی پیدا ہوے وہ اظہر من الشمس ہین اور ان اختلافات نے فریقین
مین وہ نا اتفاقی بے اصول پیدا کی کہ جسکی وجہ سے خیر و برکت دین اسلام معدوم و مفقود ہوتی جاتی

جاتی ہے اور بجای اصلاح دین فساد دین ساعت بساعت ترقی کرتا جاتا ہے منجملا ور امور
اختلافی فریقین کے خاص مذہب شیعہ مین تبرے نے ایسا رواج خانہ بخانہ پایا ہے کہ جسکی وجہہ سے
کرڑون کلمہ گویون کے دل دکہائے جاتے ہین اور بنای نفاق کو دانستہ مستحکم کیا جاتا ہے
لہذا خصوصاً جمیع علمائے شیعہ اور عموماً جمیع شیعیان باعلم نہ محض بے علم بہ نصوص بینۂ قرآنی
بلا تاویل و تفسیر لفظی معنی قرآن مجید سے اثبات تبرا فرما دین نہ بیان مجمل اور مبہم سے اور
جواب باصواب با وصف موجود ہونے قرآن مجید کے کہ بمضمون ہر رطب و یابس کتاب مبین
یعنے کلام مجید مین ہے حدیث مصطفوی اور مرتضوی سے کسی عنوان طلب نہین ہے کیونکہ
فرض و مقدم حکم خداوند تعالی ہے اور سنت و موخر حکم حضرت محمد مصطفے وائمہ ہدیٰ۔ اب اس
جواب شافی قرآنی کے واسطے روز اطلاع سے مہلت چار ماہ دیجاتی ہے کیونکہ قرآن مجید ہر
شہر اور ہر قریہ مین اہل شیعہ کے یہان موجود ہے بعد ملاحظہ مضمون حالت اختیار سکوت
مین استعمال تبرا بالتصدیق مصنوعی تصور اور قرار دیا جاویگا اور آیندہ ہر کتاب مذہبی سے
لفظ تبرا ہمیشہ کیواسطے محکوک کرنا لازم اور واجب ہوگا اور اگر جواب اوسکا بالاتفاق جمیع علما
شیعہ اوس جلسہ خاص و عام ہر قوم و مذہب مین جو کسی تاریخ مقررہ مین بذریعہ اشاعت
اشتہارات خواہ لکھنو خواہ دہلی وغیرہ مین مقرر کیا جاسکے مرحمت اور عنایت ہو تو نہایت
مناسب اور مناسب اور قابل اعتبار کامل ہوگا۔ جب یہہ تجویز بالاستقلال و استحکام
قرار پاچکے تو کم سے کم ایک ہفتہ پیشتر مع نام ماہ و تاریخ روز جلسہ اور اوس شہر کے نام سے
جسمین جلسہ قرار پائے مجھہ احقر العباد وفقیر دارین یاد حسین ساکن قدیم شمس آباد ضلع فرخ آباد
محلہ سید واڑہ کو بذریعہ اشاعت اشتہار اطلاع دیجائے مین انشاء اللہ بشرط قید زندگی
ضرور حاضر ہونگا اور بفضل قادر مطلق حاضری مین کچھہ تامل نہوگا خرچ آمد رفت و قیام شہر جو کچھہ
ہو میرا میرے ذمہ اور اطراف و جوانب کے اہل جواب و اہل تماشا کا جو کچھہ صرف ہو تا قیام جلسہ
اونکے ذمہ ہوگا اور احتیاطاً از راہ مآل اندیشی بے روئے رعایت لطف ایزدی کو شامل حال جانکر

بلا قید تقیہ اظہار طلب کیا ہی اور پیشتر سی یہہ بھی اطلاع دیجاتی ہی کہ جواب قرآنی مین کوئی
تاویل اور تقریر معقولی یعنی منطقی نہو جو جواب ہو از راہ منقول ہو اور بیان جوابی عالم فہم ہو
نہ خاص فہم علما سی اور اہل علم سی تعلق رکہی باقی عاقبت بالخیر ہو - راقم فقیر دارین یاد حسین
از شمس آباد ضلع فرخ آباد محلہ سید واڑہ مطبع رضوی دہلی مین سید میر حسن کی اہتمام سی چہپا -

اس مضمون اشتہار سی جناب مولویصاحب قبلہ تو پوری پوری اور نہایت پکی اور سچی متمسک بہ قرآن
پائی جاتی ہین اور پوری پوری متبع کلمہ حسبنا کتاب اللہ کی ہین کہ جنہون نی مسئلہ لعن کو خلاف
قرآن کی سمجہکر علمای شیعہ سی اثبات اوسکا بہ نصوص بینہ قرآنی طلب فرمایا ہی اور احادیث نبوی
اور مرتضوی سی اثبات اوسکا کسی عنوان نہین چاہا ہی حالانکہ یہہ مسئلہ قرآنی ہی اور سنت فعلی
انبیاء علیہم السلام ہی اسکا ترک کرنا سنت فعلی انبیاء کا ترک کرنا ہی جنکی متابعت کی بارہ مین خداوند
تعالی یون فرماتا ہی - اَطِیعُوا اللّٰہَ وَاَطِیعُوا الرَّسُولَ پس مین تعجب کرتا ہون جناب مولویصاحب
کی فہم اور فراست پر اور اونکی علم اور تبحر پر کہ جنہون نی جواز مسئلہ لعن کو علمای شیعہ سی دریافت کیا
اور ہزارہا مسائل سنتی اور فعلی ایسی ہین کہ جنکا ذکر قرآن مین مطلق نہین ہی صرف اتباع فعل رسول اللہ
ہی اوسپر جناب مولویصاحب عامل ہین اور اونکو قرآن سی نہین چاہا چنانچہ صرف آپکا خیال شریف مسئلہ
لعن ہی پر گیا لہذا مین اول اون امور سی کہ جو خلاف قرآن کی ہین اور جنکا کچہہ ذکر قرآن مین نہین
آیا ہی اور جناب مولوی صاحب قبلہ بدون تحقیق اوسکی عامل ہو رہی ہین اونکو آگاہ کرتا ہون بعد
اوسکی آیات قرآنی سی اثبات تبرا کیا جائیگا اور چونکہ یہہ رسالہ سیدہی راہ چلانیوالا اور سیدہی
راہ دکہلانیوالا مومنین کا ہی اس لیئے نام اسکا ہادی المومنین رکہا گیا -

قال المولوی یاد حسین شمس آبادی - مین فقیر دارین یاد حسین شیعہ جناب علی ابن
ابی طالب علیہ السلام اصول و فروع دین کو برحق جاننے والا **اقول** آپسی بہتر آپکی پہلی ہی
اصول اور فروع دین کی برحق جاننے والی بہت گذری ہین اونکی مقابلہ مین آپ کس شمار و قطار
مین ہین جنہون نی شرف صحبت آنحضرت صلعم حاصل کیا اور جنکی زبان پہ ہمیشہ یہہ کلمہ صداقت

یا رسول اللہ ہمارے اونکی شان مین تو خداوند تعالی یون فرماتا ہے تُسِرُّوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ
وَاَنَا اَعْلَمُ بِمَا اَخْفَيْتُمْ وَمَا اَعْلَنْتُمْ وَمَنْ يَّفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيْلِ
خلاصہ یہ ہے کہ اے اصحاب پیغمبر تم لوگ دوستی کفار دلونمین چہپاتے ہو ظاہر اور باطن تمہارا
ایک نہین ہے اور مین خوب جانتا ہون جس چیز کو تم چہپاتے ہو یعنے کفر کو تم چہپاتے ہو اور ایمان کو
ظاہر کرتے ہو یا محبت کفار کو چہپاتے ہو اور محبت مومنین کو ظاہر کرتے ہو اور جو شخص تم مین
سے ایسا کرتا ہے بتحقیق کہ وہ گمراہ ہوا راہ راست سے انتہا۔

پس ہم کیا جانین کہ آپ اصول و فروع دین کو برحق جانتے ہین یا نہین باطن کا
حال آپکے خدا جانے بقول شیخ سعدی کہ داند کہ در بند حق نیستی ؛ اگر بی وضو در نماز ایستی

قال المشتہر بطریق امامیہ وضو کرنیوالا۔

اقول اگر بطریق امامیہ موافق قرآن کے ہے تو آپکا وضو بلاشک صحیح ہے ورنہ غلط اور آپ
غلطی پہ ہین مگر میری دانست مین صحیح نہین ہے دیکہو خداوند تعالی باب وضو مین یون فرماتا ہے
يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى
الْمَرَافِقِ یعنے اے ایمان والو جب تم نماز کیلئے اوٹہو پہر دہو ڈالو تم مونہہ اپنے کو اور ہاتہون اپنے کو کہنیون تک
خداوند تعالی نے مونہہ کو دہونیکو ہاتہون کے دہونے پر مقدم رکہا ہے شیعہ برخلاف حکم قرآنی کے پہلا ہاتہو
دہوتے ہین اور پہر کلی تین مرتبہ کرتے ہین اور پہر تین مرتبہ ناک مین پانی ڈالتے ہین تب مونہہ دہوتے ہین اس
طرح پر آیہ شریف مین کہان حکم آیا ہے آگے چلئے اور ملاحظہ کیجئے وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ
وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ یعنے اور مسح کرو تم سر اپنے کا اور پیرون اپنے کا ٹخنے تک
جسطرح سے چاہو شیعون نے اپنی رائے سے بالائے پیشانی مسح سر جائز رکہا ہے
تین انگلیون کے عرض کی مقدار مین یہہ حکم کہان سے نکالا ہے اگر ہم مسح سر
داہین اور بائین یا پیچہے سر کے کرین تو یہہ مسح سر نزدیک شیعہ جائز نہین ہے مین حیران ہون کہ یہہ ترکیب وضو شیعون کی خلاف
حکم آیہ قرآنی کی کس سے سیکہی ہے کیونکہ بقول آپکے فروع متقدم تو حکم خداوند تعالی ہے اور سنت حکم رسول اللہ ہو غرض ہے اور عجب تر یہہ ہے

کہ آپ بہی باوجود عالم ہونے علم قرآن کے بتقلید شیعہ ہنوز غفلت مین ہین مثل مسئلہ یعنی کے
آپنے ترتیب وضو کو کسی عالم شیعہ سے دریافت نفرمایا ست چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی

قال المولوی یاد حسین بطریق امامیہ نماز پڑہنے والا۔ اقول یہہ طریق نماز امامیہ جو آپ
بجالاتے ہین ہرگز درست نہین ہے یہہ تو طریقہ نماز بالکل خلاف حکم قرآنی کے ہے محققین
علماے نیچریہ نے اس طریق نماز کو اپنے نزدیک ناجائز قرار دیا ہے اونکے نزدیک نماز سے
مراد یاد الہی ہے جس طور سے ہوسکے مکلف بجالاوے خواہ کہڑے ہوکر خواہ کرسی پر بیٹھکر
خواہ آگے میز لگا کر خواہ چورٹ موہنہ مین داب کر ہر حال مین نماز جائز رکہی ہے اور در حقیقت
یہی مذہب صحیح ہے اور واقعی یہی طریقہ موافق حکم قرآنی کے ہے باقی نادانی آپنے مثنوی شریف
مولانا ہی روم ملاحظہ نہین فرمائی ہے کہ وہ پیشواے دین واقف رموز کتاب مبین فرماتے
ہین ست من ز قرآن مغز را برداشتم + استخوان پیش سگان انداختم۔ یہہ اشارہ اور کنایہ
مولانا کا انہین شیعون پر ہے کہ جنکی آپ مقلد ہو رہے ہین اور جنہون نے نماز کو خلاف
احکام قرآنی نشون کا تماشا بنا رکہا ہے اگر یہہ طریقہ نماز امامیہ موافق حکم قرآن ہوتا تو اہل اللہ
اور ولی اللہ بہی ضرور اسکو بجالاتے آپنے دیکہا ہوگا کہ جتنے ماہرین کلام اللہ ہین اور جتنے ولی اللہ
ہین وہ نماز نہین پڑہتے ہین اور نہ روزہ رکہتے ہین جاہلون سے پیچہا چہوڑانے اور معترضون
سے بچنے کے لیئے اکثر کہدیا کرتے ہین کہ تم کیا جانو ہم نماز پڑہتے ہین یا نہین ہم پانچون
وقت مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ مین حاضر ہو کر پیچہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
نماز پڑہتے ہین اور پورا پورا عمل اونکا حکم قرآنی پر ہے جیسا کہ خداوند تعالی فرماتا ہے وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ
یعنی جہکو جاؤ تم ساتہہ جہکنے والون کے خواہ آگے خواہ پیچہے مگر شیعہ اس نماز کو اپنی نا سمجہی سے اپنے مذہب مختار مین معیوب جانتے ہین یا اسے
جیسا اونکو حکم خدا ہے بجا نہین لاتے ہین غیر لوگو جاوز دیکہو اور آپ اپنی عقائد درست کیجئے اونکو تو مرض۔ چہ می فرمایند علماے دین اندرین
مسئلہ پیچہے لگا ہوا ہے وہ کب خدا کی سنتے ہین ہزار کوئی اونکے آگے آیات قرآنی پیش کرے یا نصوص بینہ کتاب
مبین دکہلاوے وہ یہی کہے جائین گے۔ چہ می فرمایند علماے دین اندرین مسئلہ

اور جو کچھہ مجتہدین اونکو اونکو فتوی دین گے اوسی پر وہ عمل کرین گے اور بمقابلہ قرآن کی احادیث رسول اللہ اور اقوال ائمہ ہدی پیش کرین گے قال المشتہر بطریق الامیہ روزہ افطار کرنیوالا اقول جناب من روزہ کی تعریف قرآن مین کیا ہے اور روزہ کسکو کہتے ہین آیا ذکو ہوگا اور پیاسا رہنے کو روزہ کہتے ہین اسکا ذکر کون سے پارہ مین ہے اور خدانے کون کون سی چیز روزہ کی حالت مین عمل مین لانا منع فرمائی ہے افطار کا تو ذکر تو قرآن مین آیا ہے مگر روزہ رکہنے کا حکم میری نظر سے نہین گذرا براہ مہربانی اس راز نہانی قرآنی سے مجکو مطلع فرمایئے باعث اجر عظیم ہوگا اور اگر آپکو معلوم نہو تو مثل مسئلہ لعن کے کسی علماء شیعہ سے دریافت کرکے اس کمترین کو آگاہ کیجئے۔

قال المولوی یادحسین بطریق الامیہ اذان مین علیا ولی اللہ وصی رسول اللہ کہنے والا اقول قرآن مین علیا ولی اللہ وصی رسول اللہ کہین نہین ہے اور نہ اسکے کہنے کا حکم آیا ہے یہہ محض اختراع شیعہ معلوم ہوتا ہے بلکہ اذان کا کہین ذکر قرآن مین نہین ہے سو اذان شیعہ خود نیند اپنی حرام کرتے ہین اور دوسرونکو بھی خواہ مخواہ دکھہ دیتے ہین چنانچہ ان لوگون کی نسبت شیخ سعدی علیہ الرحمہ نے تنگ ہوکر یہہ شعر موزون کیا ہے ؎ موذن بانگ بے ہنگام برداشت نمی داند کہ چند از شب گذشت ست۔ اور اسطرحکی اذان سے اور اس کلمہ علیاً ولی اللہ وصی رسول اللہ کے کہنے سے کڑوڑون کلمہ گویون کے دل دکہائے جاتے ہین اور اس سبب سے ہی بنا بر مخاصمت دانستہ مستحکم کیجاتی ہے اسکو بھی علمای شیعہ سے مثل مسئلہ لعن دریافت کیجئے اگر موافق قرآن ہو تو اسکو عمل مین لائیے ورنہ چہوڑ دیجئے۔

قال المولوی یادحسین بطریق الامیہ بعد ہر نماز تسبیح جناب سیدہ پڑہنے والا اقول آپکو حکم پڑہنے تسبیح جناب سیدہ صلواۃ اللہ علیہا کا کسنے دیا ہے خدا کا تو حکم کہین نہین ہے اگر یہہ حکم رسول اللہ ہے یا حکم جناب سیدہ مطہرہ ہے تو یہہ حکم بمقابلہ حکم خدا موخر ہے اور اوسکا حکم مقدم ہے پس مقدم کو چہوڑ کر موخر کی طرف ماجانا جیسے آپ سے ہی عالم کا کام ہے۔ لات وعزی در بغل اللہ اکبر بر زبان قال المشتہر بطریق الامیہ بعد ہر نماز زیارت پڑہنے والا اقول اسکا بھی حکم

قرآن مین نہین ہے یہہ بہی مخترعات شیعہ سے ہے آپ شیعون کے دام میں پہنسکر قرآنکو بہول گئے ہین اگر آپکو
میرے کہنے کا پورا پورا اطمینان نہین ہے تو کسی سے قرآن مانگ کر شروع سے آخر تک دیکہہ لیجئے اور اپنی تسکین
کر لیجئے یا کسی علماء شیعہ سے مثل مسئلہ لعن کے استفتا کر لیجئے - **قال المولوی یاد حسین بطریق امامیہ**
روزہ عاشورہ فاقہ کرنیوالا **اقول** قرآن مین نہ روز عاشورہ کا ذکر ہے اور نہ فاقہ کرنیکا حکم ہے
یہہ محض تقلید شیعہ ہے یا تقیہ ائمہ ہدی علیہم السلام **قال المشتہر** بطریق امامیہ روز عاشورہ
نماز عاشورہ پڑہنے والا **اقول** خدا نے قرآن مین مومنون کو بے شک حکم نماز پڑہنے کا دیا ہے
مگر نماز پڑہنے کے واسطے کوئی وقت اور زمانہ قرار نہین دیا ہے اور نہ کہین تعدد رکعت کا ذکر
ہے اور نہ نماز کو موسوم روز عاشورہ کیا ہے یہہ بہی تقلید شیعہ یا ائمہ ہدی ہے علیہم السلام **قال**
المولوی یاد حسین بطریق امامیہ تسبیح خاک پاک رکہنے والا **اقول** تسبیح واسطے شمار کے اہل وظائف
نے وضع کی ہے نہ واجب ہے اور نہ سنت ہے اور نہ کچہہ قید اسکی ہے کہ اگر تسبیح خاک پاک کی
مومن کے ہاتہہ مین نہو تو وہ مومن نہ کہلاوے کوئی تسبیح خاک پاک کی رکہتا ہے اور کوئی لکڑی کی
اور کوئی پتہر سلیمانی وغیرہ کی **قال المشتہر** خدمت مین جمیع شیعیان جناب علی ابن ابیطالب
علیہ السلام کے بعد عجز و نیاز قلبی عرض پرداز ہون **اقول** جناب من ابہی تک آپنے جو کچہہ حوالہ
قلم دُرر رقم فرمایا اوس سے تو اسی قدر ثابت ہوا کہ آپ بہ تقلید شیعہ متمذہب بمذہب شیعہ ہین
اب آیندہ دیکہا جائے گا کہ کیا کیا آپ قلم اعجاز رقم سے تحریر فرماتے ہین **قال**
المولوی یاد حسین کہ بعد وفات جناب رسول خدا صلعم دین اسلام مین جو جو
اختلافات مذہبی پیدا ہوئے وہ اظہر من الشمس ہین **اقول** جناب من آپ غلط ارقام
فرماتے ہین کہ دین اسلام مین اختلافات بعد وفات سرور کائنات پیدا ہوئے
مین کہتا ہون کہ آنحضرت صلعم کے ہی سامنے دین اسلام مین اختلافات
پیدا ہو گئے تہے جب تک اہل اسلام مفلس اور محتاج رہے نہایت سیدہے اور غریب بنے رہے مگر جب انکے قبضہ
مین ملک آئے تو وہ دنیا کیطرف مائل ہو گئے اور ہر شخص ایک دوسرے پر خواہان سرداری اور حکومت کا ہوا

حسد اور بغض مثل رگ اور خون کے اونکی جسم مین جگہہ پکڑ گیا۔ جو اہل اسلام کہ ہر وقت حضرت صلعم کی تابعداری اور حکم برداری مین ہر وقت کمربستہ اور جان بکف نہادہ و رہتے تھے وہی اہل اسلام نافرمانی اور سرتابی اوامر رسول اللہ کی کرنے لگے چنانچہ مختصر حال وقوع اختلافات زمانہ سرور کائنات علیہ التحیتہ والصلوٰۃ عرض کرتا ہون کہ جب زمانہ وفات رسول اللہ عنقریب آیا تو آن حضرت صلعم نے اخیر ادای حج کا ارادہ کیا اور شہر بشہر اور قریہ بقریہ منادی کرای کہ جس کسیکو اخیر حج میرے ساتھہ بجالانا ہو وہ آوی چنانچہ ہر طرف سے اہل اسلام جوق جوق حاضر ہوکر ہمرکاب حضرت صلعم ہوئے اور آن حضرت کے ساتھہ حج بجالای اور جب بعد ادای حج حضرت صلعم نے مراجعت کی تو در اثنای طریق مراجعت بمقام غدیر خم کہ از نواحی جحفہ درمیان مکہ معظمہ و مدینہ منورہ واقع ہے خداوند تعالی کی طرف سے یہہ آیہ شریف آن حضرت صلعم پر نازل ہوی یَا اَیُّھَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَہٗ وَاللّٰہُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ یعنے ای رسول پہونچادی وہ حکم جو تجھپر نازل ہوا ہے تیرے رب کی طرف سے اور اگر نہین تبلیغ کرتا ہی تو تو معلوم کہ تو خدا کے پیغام نہین پہونچاتا لوگونکو اور خدا تیری حفاظت کریگا آدمیون سے یعنی لوگون سی تجھکو گزند نہ پہونچنی دیگا تب حضرت صلعم نے بتعمیل حکم خداوند تعالی مقام غدیر خم پر فورًا قیام کردیا اور ہمراہیان اہل اسلام کو حکم دیا کہ صفای کرین اور کجاوہ شتران سے منبر بنائین بعد اسکے حضرت صلعم جلوس فرمای منبر ہوی اور صحابہ کی طرف روی مبارک کرکے فرمایا اَلَسْتُ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِھِمْ یعنے آیا مین مومنین کے نزدیک اونکی جان سے اولی نہین ہون قَالُوْا بَلٰی سب بولے کہ ہان یعنے بیشک آپ مومنین کے نزدیک اونکی جانون سے اولی ہین تب آن حضرت صلعم نے خبر اپنی رحلت کی سُنائی اور سبکو حکم متابعت اہلبیت کا دیا اور یون ارشاد فرمایا اِنِّیْ تَارِکٌ فِیْکُمُ الثَّقَلَیْنِ مَا اِنْ تَمَسَّکْتُمْ بِھِمَا لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدِیْ کِتَابَ اللّٰہِ وَعِتْرَتِیْ اَھْلَ بَیْتِیْ یعنے چھوڑی جاتا ہون مین درمیان تمہاری دو چیزین عظیم القدر ایک قرآن دوسرے اہلبیت اپنے پس ان دونون کا تم تمسک کرو ہرگز گمراہ نہوگے تم بعد میرے۔ بعد اسکے حضرت

علی مرتضی علیہ السلام کا کہ جو راس الرئیس اہلبیت تھے ہاتھ پکڑ کر فرمایا مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ یعنے جس شخص کا مین حاکم اور اولی بالتصرف ہون علی اوسکا حاکم اور اولی بتصرف ہے اور بعد اسکے آپنے یہہ دعا کی اَللّٰھُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاہُ وَعَادِ مَنْ عَادَاہُ وَانْصُرْ مَنْ نَصَرَہٗ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَہٗ یعنے اے بار خدا دوست رکہہ اوس شخص کو جو اوسکو (یعنی علی کو) دوست رکہے اور دشمن رکہہ اوس شخص کو جو اوسکو (یعنی علی کو) دشمن رکہے اور مدد کر اوس شخص کی جو اوسکی مدد کرے اور مخذول کر یعنے ترک نصرت کر اوس شخص کی جو اوسکی نصرت ترک کرے اسکے بعد یہہ آیت نازل ہوئی اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا یعنے آجکے دن کامل کیا مین نے دین تمہارا اور تمام کی تمپر اپنی نعمت کو اور راضی ہوا مین تمہارے لیئے دین اسلام سے۔ چنانچہ تصدیق اسکی علامہ نیشاپوری اور امام ثعلبی اور عینی کرتے ہین اور یہہ لکہتے ہین کہ بعد نزول آیت ہذا رسول خدا صلعم نے فرمایا اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِکْمَالِ الدِّیْنِ وَاِتْمَامِ النِّعْمَۃِ وَرِضَاءِ الرَّبِّ بِرِسَالَتِیْ وَوِلَایَۃِ عَلِیِّ ابْنِ اَبِیْطَالِبٍ اور امام احمد بن حنبل نے کہ ائمہ اربعہ اہل سنت کے ہین لکہا ہے کہ بعد نزول آیہ موصوف۔ الیوم اکملت لکم دینکم۔ کے یہہ فرمایا رسول خدا نے۔ الحمد للہ علی اکمال الدین واتمام النعمت ورضائہ برسالتی وولایت علی من بعدی۔ لفظ من بعدی قابل غور ہے غرضکہ یہہ قصہ غدیر ایسا مشہور ہوا اور متواتر اور صحیح ہے کہ جسکو تمام علمائے تسنن نے نہایت شرح اور بسط کے ساتہہ اپنی اپنی کتابون مین لکہا ہے اور جمیع صحاح اہل سنت اس قصہ سے پر ہین اور شاہ عبد العزیز صاحب نے بہی اس تمام واقعات تسلیم کیا ہے مروی ہے کہ جب حضرت علی مرتضی علیہ السلام کو یہہ شرف حاصل ہوا تو مبارکبادی کا بہت بڑا جلسہ منعقد ہوا اور اس ولی عہدی کی مبارکبادی صحابہ نے دی جیسا کہ کتب اہل تسنن مین مروی ہے فَقَالَ عُمَرُ بَخٍ بَخٍ لَکَ یَا اَبَا الْحَسَنِ لَقَدْ اَصْبَحْتَ مَوْلَایَ وَمَوْلٰی کُلِّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَۃٍ یعنے فرمایا حضرت عمر نے کہ مبارک ہو مبارک ہو اے ابو الحسن تمکو کہ صبح کی تمنے درحالیکہ ہوئے میرے اور تمام مومنین اور مومنات کے مولی چنانچہ

نام نامی اور اسماء گرامی علماء سنن اور ائمہ اونکے یہہ ہین کہ جنہون نے قصہ غدیر خم کو اپنی اپنی کتب اور صحاح مین لکھا ہے۔ احمد بن حنبل نے اپنی مسند مین۔ ترمذی نے اپنی صحیح مین۔ ابوداؤد نے سنن مین۔ امام مالک نے موطا مین۔ صاحب مشکوۃ نے مشکوۃ مین۔ امام غزالی نے سر العالمین مین۔ علی ہمدانی نے اپنی کتاب مین۔ امام حاکم نے مستدرک مین۔ شاہ ولی اللہ نے ازالۃ الخفا مین شیخ جمال الدین محدث نے روضۃ الاحباب مین۔ اور مثل انکے بہت سے علماء نے لکھا ہے مشتے نمونہ از خروار و قطرہ از بحار عرض کیا گیا اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی اس قصہ غدیر کو مدارج النبوۃ مین یون لکھتے ہین۔

در اثنائے طریق مراجعت چون بمنزل غدیر خم رسید کہ از نواحی جحفہ درمیان مکہ معظمہ و مدینہ مطہرہ است روے مبارک سوے یاران کرد و فرمود الستم تعلمون انی اولی بالمومنین من انفسھم آیا نمی دانند شما کہ من نزدیکتر و دوست ترم بمومنان از ذاتہای ایشان چنانچہ در قرآن ہم مذکور است کہ النبی اولی بالمومنین من انفسھم و در روایتے آمدہ است کہ سہ بار فرمود این لفظ را و معنی آنست کہ من امر نمی کنم مومنان را مگر بانچہ صلاح و نجات و خیریت دنیا و آخرت ایشان در آن باشد بخلاف نفوس ایشان کہ گاہے بہ شر و فساد نیز می خوانند قالوا بلی گفتند صحابہ۔ آری تو نزدیک ترین و دوست ترین بمومنان ہستی از نفوس ایشان۔ و در روایتے آمدہ است کہ فرمود گویا مرا بآن عالم خوانند و من اجابت نمودم بدانید کہ من درمیان شما دو امر عظیم می گذارم و یکے از دیگرے بزرگ تر است قرآن و اہلبیت من بہ بینید و احتیاط کنید کہ بعد از من باین دو امر چگونہ سلوک خواہید کرد و رعایت حقوق آنہا بچہ کیفیت خواہید نمود و آن دو امر بعد از من از یکدیگر ہرگز جدا نخواہند شد تا در لب حوض کوثر بمن رسند۔ آنگاہ فرمود خدا مولای من و من مولای جمیع مومنانم بعد از آن دست علی بگرفت و فرمود اللھم من کنت مولاہ فعلی مولاہ خداوندا کسی کہ من مولای اویم پس علی مولای اوست اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ خداوندا دوست دار

کسی راکہ علی را دوست دارد و دشمن دار کسی راکہ علی را دشمن دارد۔ و در روایتے این زیادہ آمدہ
است والنصر من نصرہ واخذل من خذلہ یاری دہ کسی راکہ یاری دہد علی را و فرو گذار
و یاری مدہ کسی راکہ فرو گذارد و یاری ندہد علے را و دار الحق حیث دار و بگردان حق را با علی
بہر سو کہ بگردد۔ و آمدہ است کہ ملاقات کرد علی را عمر رضی اللہ عنہ بعد ازین حکایت و گفت
گوارندہ باش و شاد باش ای پسر ابی طالب کہ صبح کردی و شام کردی و گشتی مولای ہر مومن
مرد وزن۔ روایت کردہ اند این حدیث را احمد از براء بن عازب و زید بن ارقم
کذا فی المشکوٰۃ دیکھو شیخ صاحب نے اس قصہ کو شروع روایت سے لکھا ہے اور کوئی
تمہید اس پر قائم نہین کی ہے اور نہ کوئی وجہ تحریر فرمای ہے کہ یہہ جلسہ اس غرض سے
حضرت صلعم نے منعقد فرمایا تہا اور انعقاد اس جلسہ کے واسطے خدا کی طرف سے حضرت
صلعم پر یہہ حکم نازل ہوا تہا اور یہہ جو حضرت صلعم نے فرمایا من کنت مولاہ فعلے
مولاہ اس سے حضرت صلعم کی کیا غرض تہی اور اس فرمانے سے اون حضرت کا اصل مطلب
کیا تہا اور لفظ ولی کو جو آپنے نسبت اپنے اور حضرت علی استعمال فرمایا اس لفظ کے معنے
اس موقع پر کیا ہین اور آپنے اپنی وفات کی بہی خبر سنائی اور وصیت تمسک قرآن
اور اہل بیت اپنے کی فرمائی یہہ فرمانا آپکا دلیل کس بات کی ہے کچہہ بہی تحریر نکیا اس سے
صاف ظاہر ہوتا ہے کہ شیخ صاحب ممدوح نے اس خطبہ غدیر کو نص قطعی خلافت
بلا فصل علے مرتضے دل مین سمجہہ لیا اس لئے کسی رالے کو ظاہر نہ فرمایا اور اس
قصہ کو اس طرح پر ختم کیا۔ و لیکن در ولایت وی بر استخلاف علی رضی اللہ عنہ
و نصب او بامامت نزد اہل سنت و جماعت سخن است و شیعہ تمسک کردہ اند در اداے نص قطعے بامامت بدلیل و قول آنحضرت
الست اولی بکم الخ۔ و مبالغہ نمودن و دعا کردن در حق وی دلیل قطعی است بر امامت وی نہ مشعر بہ نامرد
محبوب والا احتیاج مجمع کردن صحابہ رضی اللہ عنہم و خطاب کردن بایشان و این مبالغہ نمودن و دعا کردن او را رضی اللہ
عنہ نبود زیراکہ می دانست وی و ہمی شناخت آنرا ہر یکی از صحابہ و این حدیث صحیح است و روایت کردہ اند جماعتی

ترمذی و نسائی و احمد و طرق او کثیر ست و روایت کردہ اند جمعی کثیر از صحابہ و گواہی دادند
بدان مر علی را در وقتیکہ نزاع کردہ شد با وی در ایام خلافت وی بسیاری از اسانید
وی صحاح و حسان ست و التفات نیست بقول کسی کہ سخن کردہ است در صحت وی
و بقول بعضی کہ گفتہ اند زیادت - وال من والاہ - موضوع است زیرا کہ وارد نیست از
طرق متعددہ کہ تصحیح کردہ است آن ذہبی و غیر وی -

پس یہ امر بھی شیعہ صاحب کا ظاہر کرنے اصل مطلب حدیث غدیر سے قابل غور ناظرین ہے - اور
امام غزالی کی کتاب سر العالمین میں چوتھی مقالہ میں بابت اس خطبہ کے یہہ عبارت لکھی ہے - ولکن
اسفرت الحجۃ وجہہا واجمع الجماہیر علی متن الحدیث من خطبتہ فی یوم غدیر خم باتفاق
الجمیع وہو یقول من کنت مولاہ فعلی مولاہ فقال عمر بخ بخ لک یا ابا الحسن لقد اصبحت
مولائی و مولی کل مومن و مومنۃ فہذا تسلیم و رضاء و تحکیم ثم بعد ہذا غلب الہواء
بحب الریاست وحمل عمود الخلافت وعقود النبوت وخفقان الہواء فی قعقعۃ
الرایات واشتباک ازدحام الخیول وفتح الامصار سقاہم کاس الہواء فعادوا الی الخلاف
الاول فنبذوا الحق وراء ظہورہم واشتروا بہ ثمنا قلیلا فبئس ما یشترون اور صاحب
کتاب حبیب السیر یوں ارقام فرماتے ہیں -

و سبب نزول در آن منزل آن بود کہ قبل از آن حضرت مقدس نبوی بحسب وحی سماوی مامور شدہ
بود کہ جناب ولایت مآب مرتضوی را بخلافت خویش نصب فرماید و آن حضرت اظہار این صورت
را جہت دریافتہ وقتیکہ از اختلاف مامون باشد در عقد تاخیر انداختہ بود و چون بموضع غدیر خم رسید
معلوم شد کہ پس از آنجا و از آن مکان طوائف مسلمانان از موکب ہمایون جدا شدہ بطرف منازل خود
خواہند رفت و ارادہ ازلی مقتضی آن بود کہ تمامی آن مردم از عنایت شاہ ولایت وقوف یابند
این آیت نازل شد یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک یعنی استخلاف علی و النص
علیہ بالامامۃ - وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ واللہ یعصمک من الناس و چون بہ تنزیل

کریمه مذکوره وجوب نصب امیر المومنین بخلافت بتحقیق انجامید حضرت رسالت در آن موضع
منزل گزید و فرمود تا سایه بعضی از درختان را صفا داده پالانهای شتران را جمع ساخته بر زبر
یک دیگر نهادند و بلال حسب فرموده رسول رب متعال ندا کرد که - الصلوة جامعه - و بروایتی
آواز بر آورد که - حی علی خیر العمل - و خلائق مجتمع گشته رسول صلعم بر بالای آن پالانها بر آمده علی مرتضیٰ
نیز بفرموده آن حضرت بالا رفته بر یمین سید المرسلین بایستاد و آن سرور بعد از ادای حمد و ثنا
باری تعالی از انتقال خویش بعالم فنا مردم را آگاه گردانید و فرمود که من در میان شما دو چیز
عظیم می گذارم که اگر تمسک بدان کنید گمراه نشوید و یکی از آن دو بزرگتر است از یکدیگر و آن دو
گرانمایه قرآن و اهلبیت من است و این هر دو از یکدیگر جدا نشوند تا در لب کوثر بمن رسند پس
بفرمود که - ایها الناس - الست اولی بانفسکم - آیا نیستم من اولی بشما از نفسهای شما - از اطراف و
جوانب آواز بر آمد که بلے - آن حضرت صلعم فرمود که هر کرا من اولی ام باو از نفس او علی بدو اولی
است از نفس و آنگاه دست شاه ولایت را گرفته گفت مَن کُنتُ مَولاهُ فَعَلِیٌّ مَولاهُ - اَللّٰهُمَّ
وَالِ مَن وَالاهُ وَعَادِ مَن عَادَاهُ وَانصُر مَن نَصَرَهُ وَاخذُل مَن خَذَلَهُ وَادِرِ الحَقَّ مَعَهُ حَیثُ
کَانَ آنگاه شاه ولایت صلوٰة الله علیه بموجب فرموده حضرت رسالت صلعم در خیمه نشست
تا طوائف خلائق بملازمتش رفته لوازم تهنیت تقدیم رسانیدند تا از جمله اصحاب عمر بن الخطاب
رضی الله عنه جناب ولایت مآب را گفت بخٍ بخٍ لک یا ابن ابیطالب لقد اصبحت مولای
و مولی کل مومن و مومنة یعنے خوشا حال تو ای پسر ابی طالب که بامداد کردی در وقتیکه مولای
من و مولای هر مومنی و مومنه بودی - بعد ازان امهات المومنین بر حسب اشارت سید المرسلین
بخیمه امام المسلمین رفته شرط تهنیت بجا آوردند - و بروایت علمای مذهب امامیه آیت کریمه
اَلیَومَ اَکمَلتُ لَکُم دِینَکُم وَاَتمَمتُ عَلَیکُم نِعمَتِی وَرَضِیتُ لَکُمُ الاِسلَامَ دِیناً درین روز
نازل گشت و حضرت رسول صلعم فرمود الله اکبر علی اکمال الدین و اتمام النعمت و رضی الرب
برسالتی و ولایت علی ابن ابی طالب واضح ہو کہ صاحب حبیب السیر نے جو نزول ہونا اس یہ

موصوفہ کا بقول علماء تسنن بروز حجۃ الوداع لکھا ہے اور بقول علمائے امامیہ یوم غدیر خم لکھا ہے یہہ اونکی ناواقفیت کا باعث ہے یا رعایت مذہب خود کی گئی ہے جہلا کے خوش کرنیکے واسطے کیونکہ دیگر علمائے اہل تسنن بلکہ ائمہ اہل سنت نے نازل ہونا اس آیت کا بروز غدیر خم غدیر ہی لکھا ہے اور حدیث غدیر یہہ ہے اخرج الحاکم وابو عمر وغیرھما - وھذا لفظ للحاکم عن زید بن ارقم لما رجع رسول اللہ صلعم من حجۃ الوداع ونزل غدیر خم امر بدوحات فقمن قال کانی قد دعیت فاجبت انی قد ترکت فیکم الثقلین احدھما اکبر من الاخر کتاب اللہ تعالی وعترتے فانظروا کیف تخلفونی فیھما فانھما لن یفترقا حتے یردا علی الحوض ثم قال ان اللہ تعالی عز وجل مولائی وانا ولی کل مومن ثم اخذ بید علی رضی اللہ عنہ فقال من کنت ولیہ فھذا ولیہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ وانصر من نصرہ واخذل من خذلہ روایت کی ہے اس حدیث کی امام احمد بن حنبل نے براء بن عازب اور زید بن ارقم سے اور درج کیا ہے اسکو صاحب مشکوۃ نے غرضکہ آنحضرت صلعم بموجب حکم خداوند تعالی حضرت علی مرتضی علیہ السلام کو خلیفہ اپنا مقرر کر کے راہی طرف مدینہ منورہ ہوے اور یہیں سے اسلام کے دو گروہ ہو جانیکی بنیاد پڑی جو لوگ کہ پاک اعتقاد اور نیک نہاد اور خالص مخلص تھے اور جو دل سے للہ فی اللہ ایمان لائے ہوئے تھے اور جنکے دلونمیں خواہش ریاست دنیای دون ذرہ بہر بہی نہ تہی اور جو حکم رسول اللہ کو عین حکم خدا سمجہے ہوئے تہے وہ تو حکم رسول جان و دل سے بجا لائے اور حضرت علی مرتضی کو خلیفہ برحق سمجہکر مطیع اور فرمان بردار اون حضرت کے ہو گئے خواہ مارے گئے اور خواہ مرتد اور رافضی کہلائے گئے مگر متابعت اہلبیت سے باہر نہوے اور جو لوگ کہ محض دنیا پرست تہے اور دنیا حاصل کرنیکے واسطے بظاہر ایمان لائے تہے اور جو مصداق اس آیہ شریف کے تہے یقولون بافواھھم مالیس فی قلوبھم جب اونہوں نے دیکہا کہ حضرت علی مرتضی دیر یا زود دنیا کی بادشاہ ہوے جاتے ہیں اور جس امید پر کہ ہمنے ظاہر اسلام قبول کیا تہا وہ اب امید بر آنا

ہماری ناممکن ہے اس خیال فاسد و دراز عقل سے آمادہ اس بات کے ہوئے کہ کسی نوع سے شمع ہدایت اور چراغ نبوت کو خاموش کر دینا چاہیئے چنانچہ یہہ صلاح و مشورہ باہم کرکے اثناے راہ مین عقبہ پر وقت شب جمع ہوئے اور جب حضرت صلعم کی سواری اوس مقام پر پہونچی تو حضرت صلعم پر حملہ آور ہوئے اور چاہا کہ حضرت صلعم کا جانور سواری بہدک کر حضرت صلعم کو گرا دے اور وہ حضرت گر کر ہلاک ہو جائین مگر چونکہ وعدہ الہی پیشتر ہو چکا تہا کہ مین تمکو شر دشمنون سے بچا دونگا تم بلا خوف و خطر تبلیغ رسالت کرو اس وجہ سے کوئی گزند ذات مبارک کو نہ پہونچنے پایا باغیون نے بے نیل مرام خسر الدنیا والآخرت ہو کر فرار کا راستہ لیا۔ مروی ہے کہ اوسوقت ہمرکاب سعادت مآب جناب رسالت پناہ صلعم صحابیون مین سے حضرت بن یاسر اور حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہما تہے حضرت صلعم نے اون باغیون کے دفع کرنے اور شناخت کرنے کے لیئے اونکو حکم دیا وہ تعمیل حکم نبوی بجالائے اور حاضر حضور رسالت پناہی ہو کر عرض کیا کہ سواریون سے تو اونکی ہمنے پہچان لیا کہ فلان فلان تہے مگر صورت اور شکل اونکی سے ہم آشنا نہو سکے کہ وہ سونہہ پر ڈہاٹے چڑہائے ہوئے تہے۔ اور جب حضرت صلعم بخیر و عافیت تمام داخل مدینہ طیبہ ہوئے تو پہر اون باغیون نے بغاوت کا بازار گرم کرنا شروع کیا اور سودای قساوت دلی کور و نق دنیا چاہا تب آن حضرت صلعم نے اونکی شورش اور بغاوت کے دفع کرنے کے لیئے اونکو شہر سے بدر کرنا چاہا اور حکم فرمایا کہ اہل اسلام رومیون پر لشکر کشی کرین اور بنہایت اصرار او تکرار حکم فرمایا کہ باتحتی اسامہ اہل اسلام شہر سے باہر نکلین مگر کوئی صحابی جنکی تعیناتی باتحتی اسامہ کی گئی تہی حکم رسول اللہ بجانہ لایا برخلاف اوسکے سب نے کہا کہ ایک غلام کی ماتحتی ہم کیونکر قبول کرین حضرت صلعم غصہ مین آئے اور بہ تہدید تمام یون فرمایا جہزوا جیش اسامہ لعن اللہ من تخلف عنہا یعنے تیاری کرو لشکر اسامہ کی اور جو کوئی اوس سے تخلف کریگا اوسپر خدا کی لعنت ہے مگر اہل اسلام اس تہدید کو بہی کچہہ خیال مین نہ لائے لشکر اسامہ سے تخلف کیا چنانچہ اس حال کو شیخ عبد الحق محدث دہلوی

مدارج النبوۃ کی جلد دوم صفحہ ۴۴۳ مین یون صرح فرماتے ہین۔
وحکم عالی چنان صادر شد کہ اعیان مہاجر و انصار مثل ابو بکر صدیق و عمر فاروق و عثمان ذی النورین
و سعد بن ابی وقاص و ابو عبیدہ بن جراح وغیرہم الا علی مرتضی را رضی اللہ عنہم اجمعین کہ
ہمراہ نکردہ دران لشکر ہمراہ اسامہ باشند و این معنی بر خاطر بعضی مردم گران آمد کہ غلامے را
بر اکابر مہاجرین و انصار امیر گردانید و در مجلس ازین جماعت سخنان ازین باب بظہور می آمد
و در ود می یافت چون ازین اخبار بسمع شریف رسید خاطر مبارکش رنجیدہ شد و بغضب
درآمد۔ اگر کسی صاحب کو زیادہ شوق دیکھنے مفصل حال تیاری لشکر اسامہ و عدم شرکت
صحابہ معززین و اکابر مہاجرین منظور ہو تو وہ دیکھے تاریخ واقدی اور غزواۃ النبی اور کتب سیر
اہل سنت والجماعت۔ اور جب وفات سے دو تین روز باقی رہے اور امت کی سرکشی اور اونکی
بے راہی اور نافرمانی حضرت صلعم نے بدرجہ غایت دیکھی تو آخر وقت عین مرض الموت مین
مجبور ہو کر اپنی رسالت اور فرض منصبی کو لکہنے وصیت نامہ خلافت و امامت علی مرتضے پر
ختم کیا تاکہ امت سعید گمراہ نہونے پاوے اور سمجہ جاوے کہ بعد ختم رسالت اور وفات
سرور کائنات کے اولی الامر اور حجۃ اللہ بلا فصل علی مرتضی ہین جو راس الرئیس اہلبیت علیہم
الصلوۃ والسلام ہین اور در حقیقت یہی کام رسول کا تہا۔ وما علی الرسول الا البلاغ پس
فرمایا کہ لاؤ دوات و کاغذ تامین لکہدون تمکو وہ نوشت کہ نہ گمراہ ہو تم بعد میرے چنانچہ
صحیح بخاری بعد از کلام بار مین عبد اللہ ابن عباس سے یون مروی ہے قال لما اشتد بالنبی
مرضہ الذی توفی فیہ قال ایتونی بدوات و قرطاس اکتب لکم کتابا لن تضلوا بعدی
یعنے کہا ابن عباس نے کہ جب مرض الموت نے رسول صلعم پر شدت کی تو فرمایا کہ دوات اور
کاغذ لاؤ کہ مین تمہارے لیئے نوشت لکہون تاکہ تم میرے بعد گمراہ نہو جاؤ۔ چنانچہ منجملہ صحابہ کے
اس ارشاد کے جواب مین حضرت عمر نے یون کلام کیا کہ جو صحیح بخاری مین ہے فقال عمر ان رسول اللہ
غلب علیہ الوجع حسبنا کتاب اللہ یعنے کہا عمر نے کہ رسول اللہ پر شدت مرض کی ہے

اور ہمکو کتاب اللہ کافی ہے اور ثقل ثانی یعنے عترت رسول اللہ کا نام نہ لیا اونکو کتاب اللہ سے
جدا کیا کہ جو آپسمین ایک دوسرے پر بزرگ تر ہین بمصداق حدیث ثقلین کے کہ جنکے اتباع کے
بارہین قبل اسکے حضرت صلعم نے وصیت کی تہی وہ وصیت رسول مقبول حضرت عمر بہت جلد
فراموش کرگئے پس اس مخالفت اور عدم تعمیل حدیث ثقلین سے دین اسلام مین فتور پڑ گیا
جو ادنی تہا وہ اعلی ہوگیا اور جو اعلی تہا وہ ادنی ہی نہ رہا ایسا انقلاب زمانہ کا ہوا بمقابلہ قول
رسول اللہ قول حضرت عمر پہ دار مدار دین قرار پاگیا سب لوگ ادنی ادنی مسئلہ شرعیہ مین اثبات
اوسکا آیہ بینہ قرآنی سے چاہنے لگے اور باتباع قول۔ حسبنا کتاب اللہ۔ قول رسول اللہ اور
اقوال ائمہ اہلبیت سے سب نے موہنہ پہیر لیا حالانکہ اون حضرات کے اقوال اور احکام سے
موہنہ پہیرنا عین موہنہ پہیرنا قرآن سے ہے کیونکہ خداوند تعالی اون حضرات کے اتباع کے
باب مین یون فرماتاہے اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْ یعنے حکم مانو تم اللہ کا
اور رسول کا اور اولوالامر یعنے ائمہ اہلبیت کا۔ ہمارے مخاطب صاحب بہی حسبنا کتاب اللہ
کہنے والون مین ہین گو بقول اپنے شیعہ ہین وہ بہی اثبات تبرا بہ نصوص بینہ قرآنی چاہتے ہین
اور اقوال رسول اللہ اور ائمہ ہدی سے طالب اوسکے نہین ہین۔ دیکہو سطر ۱۴ مضمون اشتہار
الغرض بعض صحابہ نے چاہا کہ دوات اور کاغذ لائین تاکہ وصیت نامہ تحریر ہو جملہ تر تاخیر
وصیت نامہ بہت تہے اون بعض پر وے غالب آئے اور باہم صحابہ کے لانے اور نہ لانے
دوات وقلم کے جو نوبت غل وشور کی پہونچی اور حضرت صلعم کی خاطر مبارک مکدر ہوئی تب
آن حضرت صلعم نے غصہ مین آکر یون فرمایا قوموا عنی یعنے نکل جاؤ تم میرے پاس سے
یَنْبَغِیْ عِنْدِیَ التَّنَازُعُ یعنے میرے روبرو جہگڑنا اور فساد کرنا لائق نہین ہے کما فی البخاری
درحقیقت اگر وصیت نامہ تحریر ہو جاتا تو آجکے دن کوئی جہگڑا دین مین نہ پڑتا کیونکہ وہ تحریر
گمراہی سے بچانیوالی تہی اور اگر وہ تحریر درحقیقت دربارہ خلافت علی مرتضی تہی جیساکہ
شیعون کو پورا پورا یقین ہے تو وہ سب پر حال روشن ہو جاتا کہ بعد آن حضرت صلعم کے

ہمارے ہادی اور امام حضرت علی مرتضے ہین کیون ایسے اغیار کو لوگ اپنا پیشوا بنالیتے اولاد نبی ادنی
مسئلہ شرعیہ مین کیون مجبور ہوتے اور قیاس سے کیون کام دین کا لیتے یہہ دین کی خرابی خوش فہمی
حضرت عمر سے ہے کہ اونہون نے ارشاد نبوی کو داخل ہذیان سمجھا اور یہہ نہ سمجھا کہ رسول کو
معاذ اللہ کہین ہذیان ہو سکتا ہے اگر ایسا ہو تو اونکا قول و فعل کوئی قابل تمسک نہو پہر
ہم مین اور اونمین کیا فرق ہو حضرت عمر نے دعوی تو علم قرآن کا کیا اور بجواب ارشاد نبوی
فرمایا کہ حَسْبُنَا کِتَابُ اللّٰہ یعنے ہمکو کتاب خدا کافی ہے اب ہدایت کی کچھہ ضرورت نہین ہے
اور قرآن سے ایسی بے علمی کہ اس آیہ شریف کو ذہن سے اوڑا دیا کہ خداوند تعالے قرآن مجید
مین فرماتا ہے وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى یعنے نہین کلام کرتا نبی ہمارا
مگر ساتھہ وحی کے اگر خیال حضرت عمر کا اس آیہ شریف کی طرف جاتا تو ہرگز قول حَسْبُنَا
کِتَابُ اللّٰہ زبان مبارک حضرت عمر پر جاری نہوتا یہہ سب بے علمی قرآن کا باعث ہے
اور اس علم اور فضل پر پیشوا اور ہادی امت بننا کمال افسوس کی بات ہے آپکے شکوکات
فی النبوت مشہور ہین دیکہو قصہ صلح حدیبیہ۔ اور وفات نبی مین شک کرنا اور حضرت ابوبکر کا
اتفاقیہ یہہ آیت پڑہنا اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ اور حضرت عمر کا یہہ فرمانا کہ گویا یہہ آیت
مین نے کبہی نہ سنی تہی دیکہو مدارج النبوت عبدالحق محدث دہلوی کہ یہہ سب باتین اونکی بے علمی
قرآن پر دلالت کرتی ہین غرضکہ بعد اس قضیہ کے رسول اللہ نے اس جہان فانی سے رحلت
فرمائی ادہر وفات کا ہونا اور ادہر حضرت ابوبکر و حضرت عمر وغیرہ کا سقیفہ بنی ساعدہ کا
راستہ لینا اور وہان جاکر فوراً حضرت ابوبکر کو جانشین اور خلیفہ رسول اللہ کردینا
اور تجہیز و تکفین رسول اللہ مین شریک نہونا خاص اس بات پر دلالت کرتا کہ صحابہ کبار
مہاجرین و انصار کو متابعت اہلبیت منظور نہ تہی تب ہی تو اسقدر اضطرابی تقرر
خلافت مین کی گئی اور اس تقرر خلافت کو تجہیز و تکفین پر مقدم رکہا اور کتابت سے حضرت
صلعم کی غرض مزید تاکید تعمیل حکم غدیر خم کی تہی اوسکو کتابت مین لانا چاہتے تہے سو حضرت

عمر اس بات کی تہہ کو پہونچ گئے اس وجہ سے مانع کتابت وصیت ہوئے اور کلمہ ہذیان کو جو اونہون نے نسبت آن حضرت صلعم کے استعمال فرمایا اوسکو وہ ذریعہ برآمد مطلب اپنا سمجھے چنانچہ اس بات کی تصدیق کے لیئے مین قول حضرت عمر کیطرف ناظرین رسالہ کو توجہ دلاتا ہون جو مدارج النبوۃ مین درج ہی۔ کہ شخصی در شدت مرض چیزہا می گوید کہ از اختیار او بیرون نیست وشاید کہ این سخن نیز مثل آن سخنان باشد (مثل آن سخنان باشد۔ سے) اشارہ طرف حدیث غدیر اور حدیث ثقلین کے ہے کہ بجز اسکے جو قبل فرماچکے اور دوسری بات کیا تحریر فرمائینگے اسیلئے فرمایا کہ حسبنا کتاب اللہ یعنے ہمکو کتاب خدا کافی ہے بمقابلہ اوسکے اتباع اہلبیت کی کیا ضرورت ہے ورنہ آپکا یعنے حضرت عمر کا تحریر وصیت نامہ سے کیا نقصان تہا اور اسی وجہ سے تقرر خلافت کو تجہیز اور تکفین جسد اطہر حضرت رسول اللہ پر مقدم رکہا کہ اہلبیت رسول اللہ فرصت نہ پا جائین اور خلافت مین جہگڑہ پڑے بقول شخصی جو پہلے مارے وہی میری کہلاوے۔ بیشک حضرت عمر خوب سمجھے اگر اہلبیت رسول اللہ غم اور الم سے فرصت پا جاتے تو حضرت ابو بکر سہل طریق سے خلافت حاصل نہوتی اور ایسی مخالفت حکم خدا اور رسول مین صحابہ کی طرف سے واقع نہوتی گو حضرت عمر اور حضرت ابو بکر کے جانب بہت لوگ ہوگئے تہے تاہم خدا اور رسول کے حکم کے ماننے والے بہی سو پچاس آدمی تہے مگر اونکو موقع نصرت اہلبیت نملا وہ بیچارے اسی انتظار مین رہے کہ بعد تجہیز و تکفین رسول اللہ جیسا ہمکو حکم اہلبیت رسول اللہ ہوگا وہ کیا جائیگا یہان یارون نے اپنا کام بنا لیا جبتک جسد اطہر رسول اللہ دفن کیا جاوے یہان ہزارونکی نوبت بیعت کی پہونچ گئی اور جب اسطرح خلافت حضرت ابو بکر قائم ہوگئی تو مشیران امور خلافت اور مدبران کار و بار ریاست نے حضرت ابو بکر کو یہہ رائی دی کہ پہلے پہل اون لوگون کی خاطرداری اور دلجوئی اور تالیف قلوبی کرنا چاہیئے جو کہ صاحب جماعت ہون اور جو بڑے بڑے جرگہ اور قبائل کے سردار ہوں اور جو قبل از ترقی اسلام دشمن جانی رسول اللہ رہے ہون اور جو دلسے ایمان لائے ہون خصوصا وہ لوگ کہ جو علی مرتضی سے بغض اور حسد رکہتے ہون اور جنکے کنبے اور قبیلے کے

اونکے ہاتھ سے مارگئے ہون مثلاً ابوسفیان وغیرہ اور اس باب مین مستحق اور غیر مستحق کی رعایت اور پاسداری کسی نوع منظور نظر نہوا اور کسی طرح کسی کے استحقاق اور عدم استحقاق پر نظر نہ ڈالیے کیونکہ اس سلطنت اسلامیہ عطیئہ الہیہ کے ازروی عہد وپیمان مقررہ کے سبہی ورثہ دار ہین پس ہماری رائے مین ادنی اعلی اس خداداد نعمت سے اگر مستفید ہون تو بعید از انصاف نہو اس لیئے کہ جماعت ہی کی کرامات سے یہہ سبکو نعمت ہاتھہ لگی ہے اور انہین کی وجہ سے یہہ ریاست مسمی بخلافت ہمارے ہاتھہ آئی ہے چنانچہ یہہ رای جہان آرائے مشیران امور خلافت حضور خلافت پناہی مین پاس اور منظور ہوگئی اور اسی رای پر عمل درآمد کاربار خلافت قرار دیا گیا جو ملک کہ حضرت صلعم کے زمانہ مین بزور شمشیر حیدر کرار غیر فرار وصحابہ مومنین تلوار فتح ہوئے تھے اون ملکون کا مالک اور سردار اونہین لوگونکو کیا گیا جنکا تذکرہ اوپر گذرا اور تیر وتبر کے کہانیوالے جہادون سے موہنہ نہ پہیرنے والے حقیر وذلیل کیئے گئے اور اس جماعت کا نام سنت الجماعت قرار پایا اور جب سب مسلمانون نے کسی نے مجبور ہوکر اور کسی نے بطمع دنیا حضرت ابوبکر کی بیعت قبول کرلی تب حضرت ابوبکر نے حضرت علی مرتضی کو بھی واسطے بیعت کے طلب کیا اور اون حضرت سے بیعت اپنی چاہی آپنے بیعت سے انکار کیا اور فرمایا کہ مین بحکم خدا اور رسول خلیفہ برحق رسول اللہ ہون کیا غدیر خم کا قصہ بہت جلد تم بہول گئے اور حدیث ثقلین کو فراموش کرگئے رسول اللہ نے تمکو حوالہ ہمارے کیا ہے اگر خدا اور رسول کی مرضی پر تمکو چلنا ہے تو تم میری بیعت کرو۔ چنانچہ اس حال کو مولانا جمال الدین محدث نے بہی کتاب روضۃ الاحباب مین یون لکہا ہے۔

جمعی از اہل تواریخ آوردہ اند کہ چون از مہم بیعت فارغ شدند ابوبکر صدیق از وجوہ مہاجرین واعیان وانصار مجمع ساختہ کس فرستاد وعلی مرتضی را کرم اللہ وجہہ بآن مجلس طلبیدہ وی اجابت نمودہ درآن مجلس حاضر شد ودر محل لایق خود بہ نشست واز موجب طلب خویش بہ سید عمر فاروق گفت موجب آنست کہ می خواہم کہ چنانچہ سائر اصحاب با ابوبکر بیعت کردند تو ہم بیعت کنی علی گفت

من همان سخن که شما بر انصار حجت ساخته این منصب را گرفتید بر شما حجت می گردانم
راست گوئید که بحضرت رسالت پناه صلعم اقرب کیست عمر گفت ترا نگذاریم تا بیعت کنی
گفت اول این سخن مرا جواب بصواب بگوئید بعد ازان از من بیعت جوئید - ابو عبیده گفت
ای ابو الحسن تو بواسطه سبقت در اسلام و فضل و قرابت قریبه با سید انام علیه السلام سزاوار
حکومت و خلافتی و لیکن چون صحابه بر ابو بکر اتفاق و اجماع نمودند مناسب آنست که تو نیز قدم
در دائره وفاق داری علی گفت ای ابو عبیده تو امین این امتی بقول رسول مختار و مقتضای امانت
راستی است در گفتار و کردار سو همتی که حق سبحانه تعالی بخاندان نبوت کرامت فرموده و ربلند آن
می باشید که بجای دیگر نقل کنید محیط قرآن و وحی و مورد امر و نهی و منبع فضل و علم و معدن عقل و علم
مائیم و بواسطه این امور خلافت را شائسته و امارت را سزا واریم - بشیر ابن سعد انصاری گفت
ای ابو الحسن اگر این داعیه که تو امروز ظاهر می کنی پیشتر ازین معلوم مردم می شد هر آئینه با تو مضائقه
و منازعت نمی کردند با تو بیعت می نمودند لیکن چون بخانه خود نشستی و در اختلاط با مردم بستی
ایشان را این گمان شد که تو از خلافت کناره می کنی و دفع وا بای این امر را از خود چاره می سکنی
اکنون که جماعت مسلمانان کس دیگر را قبول کرده اند به پیشوای از پے در می آی و خود در طرز دیگر
می نمائی علی مرتضی فرمود که ای بشیر تو روا میداری که من جسد اطهر و قالب انور سید عالم صلعم را
غسل نا داده و تجهیز و تکفین نه نموده از دفن او فراغت حاصل نا کرده دم از خلافت و حکومت
زدمی و با مردم در منازعت و مخاصمت شدمی - و ابو بکر صدیق چون دید که کلمات علی جمله محکم و
استوار و هر یکے از انها استقابل صد کلمه بل هزار ست از راه رفق بمدارا آمده گفت
ای ابو الحسن مرا گمان این بود که ترا با من درین امر مضائقه نباشد دیگری دانستم که بعد از صحبت
با من تخلف خواهی کرد هرگز قبول نمی کردم اکنون که بر من مردم اتفاق نمودند اگر تو نیز با ایشان
موافقت نمائی ظن مرا مطابق واقعه ساخته باشی و اگر حالا توقف کنی و خواهی که درین امر تامل
نمائی هیچ حرجے بر تو نیست پس علی از مجلس برخاست و متوجه خانه شد -

اس عبارت ردضۃ الاحباب سے معلوم ہوا کہ جملہ صحابہ کا عقیدہ اور ایمان مثل عقیدہ و ایمان حضرت عمر کے تہا کہ اونکو بہی حضرت صلعم کی نبوت مین ضرور شک تہا اگر شک نہوتا تو ضرور تعمیل حکم رسول اللہ کرتے نہ یہہ کہ مثل حضرت عمر کے اونہون نے بہی احکام رسول اللہ کو محمول بہذیان کہکے جہٹ حضرت ابوبکر کی بیعت کرلی اور خلیفہ برحق حضرت علی مرتضی کی طفل تسلی کردی کہ آپکی خاموشی کی وجہہ سے ہمنے دوسرے کو خلیفہ کردیا اب چندی صبر کیجیئے۔ خلافت کیا تہی کنجڑونکی چودہراہٹ تہی جسکو چاہا پنچایت سے چودہری بنادیا اور جب تک دوسری پنچایت نہو وہ چودہری معزول نہوسکے۔ بیشک صحابۂ رسول نے باب خلافت مین نہایت ہی بے اعتدالی کی اور یہہ دہبہ بے انصافی اونکے دامن پاک سے کسی نوع چہوٹ نہین سکتا اور جب مسلمانون کا باہم اتفاق ہوجانے سے پورا پورا اطمینان ہوگیا اور کوئی حمایت کرنیوالا اہلبیت کا بظاہر نظر نہ آیا توبت کشاکشی واسطے بیعت علی مرتضی کے بہی ہوچکی گو مصلحتاً بیعت حضرت ابوبکر سے معاف کیئے گئے مگر اونکو یہہ اطمینان پورا ہوگیا کہ اب کوئی حامی اور مددگار اہلبیت کا نہین ہے اگر کوئی ہوتا تو ضرور مانع حضوری دربار حضرت ابوبکر ہوتا یہانتک کہ نوبت گہر کہنے اور تخویف دلانے کی بہی حضرت عمر کیطرف گذر چکی اور اسد اللہ غالب علی کل غالب سے بجز سکوت بحالت مجبوری کے کچہہ بن نہ پڑا اور کوئی کلمہ رعب داب کا بوجہہ عدم انصار کے آپکے موہنہ سے نہ نکل سکا تب ان حضرات نے امور دین کی طرف توجہہ کی اسلیئے کہ یہہ سلطنت اسلامی اونکے ہاتہہ اونکے اسلام لانے سے ہاتہہ آئی تہی اور سند اسلام بجز قرآن کے اہل اسلام کے پاس دوسری سند کوئی مستند تہی اس لیئے پہلے پہل ترتیب قرآن منظور نظر ہوئی اور چونکہ خلیفہ صاحب کو لیاقت ترتیب قرآن اور اوسکی جمع کرنیکی نتہی اور نہ وہ علم قرآن اور علم سنت رکہتے تہے زید بن ثابت اور اُبی بن کعب وغیرہ چند شخصون سے اونہون نے قرآن جمع کرایا اور حضرت علی مرتضے علیہ السلام کا جمع کیا ہوا قرآن منظور نہ کیا جو کہ باب العلم تہے اور علم قران اور علم سنت اور قضایا کے جو عالم تہے اور زید بن ثابت وغیرہ کا جمع کیا ہوا قرآن اور ترتیب دیا ہوا

ایسا ناقص اور بے ترتیب تہا کہ ایام خلافت حضرت عثمان مین وہ ناپسند ہوا اور وہ جلوا دیا
گیا اور بجاے اوسکے دوسرا قرآن ترتیب اور جمع کیا گیا۔ انسوس کہ عہد خلافت دوم
تک برابر ناقص قرآن پر ان لوگونکا عمل رہا اور پہر جو دوسرا قرآن جمع کیا وہی ناقص ہی
رہا گر باوجود اسکے دامن اہلبیت کا نہ پکڑا اور اونکا کوی جمع کیا ہوا قرآن ان لوگون نے نہ لیا
اور نہ اونسے استدعا جمع کرنے قرآن کی کی حالانکہ حدیث ثقلین سے کہ جو مسلمہ اہل اسلام ہے
اہلبیت اور قرآن کا آپسمین لازم اور ملزوم ہونا ثابت ہوتا ہے اور ایک دوسرے سے
بزرگی مین بزرگتر ہے جیسے انسان کے چہرہ مین دو آنکہین اگر کسی انسان کی ایک آنکہ جاتی
رہے تو اوسکی صورت بگڑ جاتی ہے اسیطرح اہلبیت کے چہوڑنے اور تنہا قرآن کے پکڑنے مین
آدمی کے ایمان اور اسلام مین نقص آتا ہے چنانچہ حدیث ثقلین یہہ ہے اِنِّی تَارِکٌ فِیکُمُ الثَّقَلَیْن
اِنْ تَمَسَّکْتُمْ بِہِمَا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدِی اَحَدُہُمَا اَعْظَمُ مِنَ الْآخَرِ کِتَابُ اللّٰہِ وَعِتْرَتِی غرضکہ
اہل اسلام نے ان کاروائیون سے دین اسلام کی ایک آنکہ پہوڑدی اور اسکی وجہ سے اونکے دین
مین نقص آگیا۔ اور نقص قرآن عثمانی کی بابمین روایات نقص قرآن مندرجہ کتب معتقدان
حضرت عثمان یہہ ہین چنانچہ فتح الباری شرح صحیح بخاری مین لکہا ہے حدیث ابن عمر سے اِنَّہُ کَانَ
یَکْرَہُ اَنْ یَقُولَ الرَّجُلُ قَرَأْتُ الْقُرْآنَ کُلَّہُ وَمِنْہُ قُرْآنٌ قَدْ رُفِعَ یعنے تحقیق ابن عمر مکروہ
جانتے تہے اس امر کو کہ کہو کوی مرد کہ پڑہا ہے مین نے قرآن سارا اور کہتے تہے کہ اوس قرآن مین سے ایک
قرآن ہے کہ اوٹہا لیا گیا ہے اور شرح بزودیہ مین لکہا ہے کہ قال الحسن اَنَّ النبیّ صلّے اللہ علیہ وسلم اُدنی قرآنا ثم نسیہ فلم یکن شیئا
یعنے کہا حسن نے کہ تحقیق پیغمبر خدا دیگئے تہے ایک قرآن پہر بہول گئے اوسکو پس نہین باقی ہے کچہہ اوسمین سے
اور تفسیر در منثور مین جلال الدین سیوطی لکہتے ہین عن ابن عمر قال لا یقولن احدکم قد اخذت القرآن کلہ ما
یدرو ما کلہ قد ذہب منہ قرآن کثیر ولکن لیقل قد اخذت ما ظہر منہ حاصل یہہ ہے کہ ابن عمر سے روایت
ہے کہتے ہین کہ نہ کہے کوی تم مین سے کہ تحقیق لیا ہے مین نے کل قرآن کو کیا جانے وہ کہ کیا ہے کل تحقیق کہ
گیا ہے اوسمین سے قرآن بہت اور لیکن کہے کہ تحقیق لیا ہے مین نے جو کچہہ کہ ظاہر تہا اوس سے انتہا

اور مسلم اور حلیۃ الاولیا اور مستدرک حاکم مین لکھا ہے کہ ابو موسی اشعری بصرہ کے قاریون
کے پاس بہیجے گئے اور تین سو قاری اوسکے پاس جمع ہوئے جنہون نے قرأت قرآن کی تو اونسے
کہا کہ ہم ایک سورہ کو پڑہتے تہے کہ وہ طول اور سختی مین مشابہ سورہ برات کے تہی پس
بہول گئے ہم اوسکو مگر اسقدر اوس سورہ مین سے یاد ہے لَوْ کَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادِیَانِ
مِنَ الْمَالِ لَابْتَغٰی وَادِیًا ثَالِثًا وَلَا یَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ اِلَّا التُّرَابُ اور ہم ایک سورہ
پڑہا کرتے تہے کہ وہ مشابہ ایک مسبحات کے تہی پس بہول گیا مین اوس سورت کو مگر اسقدر اوس مین
سے یاد ہے یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ فَتُکْتَبُ شَہَادَۃً
فِیْ اَعْنَاقِکُمْ اور جلال الدین سیوطی نے اتقان مین لکھا ہی کہ سورۂ احزاب زمانۂ رسول خداؐ
مین دو سو آیتین تہین چنانچہ عائشہ سے روایت کی ہے قالت کانت سورۃ الاحزاب
تقرء فی زمان النبی مائتی آیۃ فلما کتب عثمان المصاحف لم یقدر منہا الا علی ما ہو
الآن یعنے کہا عائشہ نے کہ تہی سورۂ احزاب پڑہی جاتی تہی زمانۂ رسول صلعم مین دو سو آیتین
پس جسوقت لکہا عثمان نے قرآن کو تو نہ قادر ہوا مگر اوسپر کہ جو وہ اب قرآن مین ہے اور وہ
تہتر آیتین ہین احزاب مین کہ جو قرآن مین اب موجود ہین اور تفسیر دُرِّ منثور مین جلال الدین
سیوطی نے لکہا ہے اور عکرمہ سے روایت کی ہے کہ سورۂ احزاب مثل سورۂ بقر کے تہی یا زیادہ
اوس سے چنانچہ لکہا ہے قال کانت سورۃ الاحزاب مثل سورۃ البقرۃ او اطول
منہا وکانت فیہا آیۃ الرجم یعنے کہا اوس عکرمہ نے کہ تہی سورۂ احزاب مثل سورۂ
بقر کے یا زیادہ سورہ بقر سے اور تہی اوسمین آیہ رجم اور سورہ بقر کے دو سو اور چہیاسی
آیتین ہین اور سورہ احزاب کی تہتر آیتین ہین دو سو اور تیرہ آیتون کا نقصان ہوا اور
مستدرک مین روایت ہے کہ سورۂ برات مثل سورۂ بقر کے تہی طول مین اور دوسری روایت
مستدرک مین حذیفہ سے یہہ ہے کہ سورۂ برات کا تم چہارم حصہ بہی نہین پڑہتے ہو یعنے جسقدر کہ
سورۂ برات تہی وہ اب قرآن مین چہارم حصہ سے بہی کم ہے اور تفسیر دُرِّ منثور مین بہی یہی روایت ہے

اور صحیح بخاری اور موطا مالک مین عمر سے روایت ہے کہ آیۂ رجم قرآن مین تھی لیکن اس خوف سے
کہ آدمی کہنے لگین کہ عمر نے قرآن مین زیادہ کر دیا ہے اسواسطے مین اس آیت کو قرآن مین ثابت نہین
کر سکتا ہون اور ایسی ہی مسند احمد بن حنبل مین لکھا ہے پس حضرت خلیفہ صاحب نے قرآنکو
ناقص رکھا اور جس آیت کا یقین تھا کہ یہہ آیت قرآنکی ہے اوسکو قرآن مین داخل نکیا اور بعضی
بعضی آیتین ایسی قرآن مین سے نکال ڈالی ہین کہ جو بعضی صحابہ دشمنان اہلبیت کے عیبون پر
دلالت کرتی تہین چنانچہ تفسیر در منثور مین سعید بن جبیر سے روایت ہے وہ کہتا ہے کہ
قلت لابن عباس سورۃ التوبۃ قال التوبۃ بل ھی الفاضحۃ مازالت ینزل
فیھم ومنھم حتی ظننا انہ لا یبقی منا احد الا ذکر فیھا یعنے کہا مین نے واسطے ابن عباس
کے سورۂ توبہ کو کہا کہ توبہ بلکہ وہ فضیحت کرنیوالی ہے کہ ہمیشہ نازل ہوتی تھی اون لوگونکے
حقمین اور اونمین سے یہانتک کہ گمان کیا ہمنے کہ نہ باقی رہیگا ہم مین سے کوئی مگر یہہ کہ
ذکر کیا جائیگا وہ اوس سورہ مین اور اوسی روایت مین ہے عکرمہ سے کہ قال عمر ما فرغ من
تنزیل براءۃ حتی ظننا انہ لم یبق منا احد الا ینزل فیہ وکانت یسمی الفاضحۃ
یعنے کہا عمر نے کہ نہین فراغت ہوئی تھی نازل ہونے سورۂ برات سے یہانتک کہ گمان کیا
ہمنے کہ تحقیق نہ باقی رہیگا ہم مین سے کوئی مگر قریب ہے کہ نازل ہوا اوسکے حقمین اور تھی
وہ سورت کہ نام رکھی جاتی تھی فاضحہ بسبب اسکے کہ لوگون کے عیب ظاہر کرکے اونکو فضیحت
کرنیوالی تھی اور یہی تفسیر کبیر مین لکھا ہے لیکن اب کہان ہین وہ آیتین اس قرآن مین جو
بعضی بعضی صحابہ کے عیبونکو ظاہر کرکے اونکو رسوا اور فضیحت کرتی تہین اور وہ سوای دشمنان
اہلبیت کے اور کون تھے کہ جنکے عیب خدا تعالی ظاہر کرتا تھا جامعین قرآن نے بوجہ عیب پوشی خود ہا
یا برادران ہم مشرب خود ہا ایسی ایسی آیتونکو وقت جمع کرنے قرآنکے ترک کر دیا اور اسیطرح بعض آیات جو دلالت
کرتی تہین فضیلت اہلبیت پر وہ بھی داخل قرآن نہ کین اور بعض آیات مین سے نام حضرت علی ابن ابیطالب
خلیفہ اول نے بعد رسول اللہ کا نکال ڈالا چنانچہ جلال الدین سیوطی نے اپنی تفسیر مین لکہا ہے اعہد ابن مسعود

مسعود سے روایت کی ہے ابن مسعود کہتے ہیں کہ ہم آیت یَا اَیُّھَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ کو زمانہ رسول خدا صلعم مین اسطرح سے پڑہا کرتے تھے یَا اَیُّھَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ اَنَّ عَلِیًّا مَوْلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَہٗ وَاللّٰہُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ اس آیت مین سے اَنَّ عَلِیًّا مَوْلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کو نکالڈالا اور یہی مرزا محمد بن معتمد خان بدخشی نے مفتاح النجا مین لکہا ہے اور تفسیر در منثور اور معارج النبوت مین لکہا ہے اور ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ آیت کَفَی اللّٰہُ الْمُؤْمِنِیْنَ الْقِتَالَ اسطرح سے تہی کہ کَفَی اللّٰہُ الْمُؤْمِنِیْنَ الْقِتَالَ بِعَلِیِّ بْنِ اَبِیْطَالِبٍ وَکَانَ اللّٰہُ قَوِیًّا عَزِیْزًا اسمین سے بِعَلِیِّ بْنِ اَبِیْطَالِبٍ کو نکالڈالا کہ اسمین بڑی فضیلت اور منقبت حضرت علی مرتضے کی تہی۔ اور تبدیل و بدل الفاظ کا بہی اس قرآن مین ہوا ہے مگر بخوف طوالت رسالہ ذکر اوسکا چہوڑ دیا گیا۔

دیکہو خدا اور رسول کی نافرمانی سے یہہ وقت اہل اسلام پہ پڑی کہ کئی مرتبہ قرآن جمع کیا گیا اور ہر شخص نے بطور خود جمع کیا مگر پورا قرآن کسی سے جمع نہو سکا اور بار بار قرآن جمع کیئے گئے اور ناقص قرار پاکر جلائے بہی گئے مگر پہر بہی قرآن ناقص ہی رہا چنانچہ قرآنون کو جلانا حضرت عثمان کا اور اپنے مصحف کو جاری کرنا تمام ملکونمین صحیح بخاری وغیرہ سے ثابت ہے اور یون لکہا ہے وَاَمَرَ بِمَا سِوَاہُ مِنَ الْقُرْاٰنِ فِیْ کُلِّ صَحِیْفَۃٍ اَوْ مُصْحَفٍ اَنْ یُّحْرَقَ یعنے اور حکم کیا ساتہہ ماسوای قرآن اپنے کے قرآن کو جو کسی صحیفہ مین تہا یہہ کہ جلا دیا جائے۔ حالانکہ خداوند تعالے نے قرآن مجید مین صاف فرما دیا تہا فَاسْئَلُوْا اَھْلَ الذِّکْرِ اِنْ کُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ یعنے تو تم قرآن کو اہل ذکر سے جو تم نہین جانتے۔ اہل ذکر سے مراد ائمہ اہلبیت ہے کہ وہی حضرات تفسیر قرآن تہے اور علم قرآن اور علم سنت اونہین کو حاصل تہا چنانچہ حضرت رسولخدا صلعم امام اول حضرت علی مرتضی کی یون منقبت فرماتے ہین انا مدینۃ العلم و علی بابھا ومن اراد العلم فلیاب الباب یعنے مین علم کا شہر ہون اور علی اوسکا دروازہ ہے جو کوئی ارادہ علم حاصل کرنے کا کرے وہ دروازہ کیطرف رجوع کرے اس حدیث مین

علم سے مراد علم قرآن ہے جیسا کچھ علم قرآن حضرت علی مرتضےٰ کو تہا وہ علم قرآن دوسری کسیکو حاصل نہ تہا اور فرماتے ہین اَلْقُرْاٰنُ مَعَ عَلِیٍّ وَعَلِیٌّ مَعَ الْقُرْاٰنِ یعنے قرآن ساتھہ علی کے ہے اور علی ساتھہ قرآن کے ہے۔ پس جسکے پاس قرآن اور علم قرآن تہا اوس قرآن اور علم قرآن اہل اسلام نے نہ لیا حالانکہ اصل قرآن اور پورا قرآن حضرت علی مرتضیٰ نے ان حضرات کے پیش کیا مگر انہون نے اوسکو اپنے قرآنون ناقص کے مقابلہ مین قبول نہ کیا اور حضرات ائمہ اہلبیت کے پاس اصل قرآن کا ہر زمانہ مین موجود ہونا اور موجود رہنا مابقیات حدیث ثقلین سے ثابت ہے دیکھو حدیث ثقلین صحیح و متواتر مندرجہ کتب صحاح ستہ فرمایا رسول خدا نے اِنِّی تَارِکٌ فِیْکُمُ الثَّقَلَیْنِ اَحَدُھُمَا مِنَ الْاٰخِرِ کِتَابُ اللّٰہِ وَعِتْرَتِیْ لَمْ یَفْتَرِقَا حَتّٰی یَرِدَا عَلَیَّ الْحَوْضِ یعنے چہوڑے جاتا ہون مین درمیان تمہارے دو چیزین عظیم القدر ایک قرآن اور دوسرے اہلبیت اپنے کہ ایک دوسرے سے بزرگی مین زیادہ ہین یہہ آپسمین جدا نہون گے جب تک کہ تم میرے پاس حوض کوثر پر پہونچو۔ معیت قرآن کی نسبت ائمہ اہلبیت اس حدیث صحیحہ و متواترہ سے بخوبی ثابت ہے اور جب اصل قرآن کا موجود ہونا پاس اہلبیتؑ کے ہے اس حدیث سے ثابت ہوا تو ہمارا تمہارا جمع کیا ہوا اور ترتیب دیا ہوا قرآن کب قابل تمسک اور کب لائق اعتبار ہو سکتا ہے اگر قرآن کا جمع کرنا اور اوسکو ترتیب دینا اور ہر آیت کی شان نزول کا ظاہر کرنا ہم سب لوگون کو آسان ہوتا تو کاہیکو حضرت رسول خدا صلعم اوسکو مخصوص باہلبیت کرتے اور کیون ہمارے نسبت یون فرماتے کہ تم ان دونون کا بعد میرے تمسک کرو قرآن تو سبکے پاس موجود تہا اور سب لوگ اہل بیت کی بزرگی سے بہی آگاہ تہے پہر مزید احتیاط کی کیا ضرورت تہی بجز اسکے کہ تم قرآن کو سمجھہ نہین سکتے جیسا کچھہ مین یا میرے اہلبیت سمجھتے ہین اس لیئے دونون کی متابعت کو متابعت اقوال اور افعال اہلبیت پر منحصر کیا سو اہل اسلام نے حکم خدا اور رسول خدا کو بالای طاق رکہکر اپنی خودرای اور خودغرضی اور خواہش نفسی سے جس سے

پڑہا ہاوس سے قرآن غلط سلط سیکہا اور جمع کروایا اور جسکو پیا ہا مقتدا اپنا بنا لیا کیا ائمہ
اہلبیت ابو حنیفہ اور احمد حنبل وغیرہ سے اعلم اور افضل دین مین کمتر تہے کیا اونکو استنباط
مسائل شرعیہ مثل اونکے کرنا کتاب اللہ و کتاب سنت سے نہ آتا تہا اور کیا حضرت علی مرتضے
علم دین مین اور شجاعت اور دیگر فضائل مین حضرت ابو بکر سے کم درجہ تہے جنکی خلافت پر
اجماع نہوا اور جوانمرد اور اشجع الناس حضرت علی مرتضے کے مقابل اور موجودگی مین ایک
بوڑہے کی خلافت کو منظور کر لیا جنکا مبلغ علم سب پر روشن تہا کون علے مرتضے جنہون نے
در خیبر کو اپنی قوت بازو سے اوکہاڑ ڈالا اور اپنے ہاتہون پر رکہکر اوسکو پل بنایا
اور بعد فتح قلعۂ خیبر اوس پل کے ذریعہ سے تمام صحابہ کو سپر اندر قلعہ کا کرایا۔ کون قلعہ
خیبر وہ قلعہ خیبر جہان سے حضرت عمر و حضرت ابو بکر خلیفۂ اہل اسلام سپاہ کے بے نیل مرام
واپس صحیح وسالم لوٹ آئے اور فتحیابی اور نام آوری اوس مہم کا سہرہ علے مرتضے کے سپرد
ہوا اور اونکی منقبت مین رسول اللہ نے یون فرمایا لأعطين الراية غداً رجلاً كراراً
غير فرار يحب الله ورسوله ويحبه الله لا يرجع الا يفتح الله على يديه یعنے
کل صبح کو مین علم لشکر ایسے شخص کو دونگا جو بڑا بہادر ہے کبھی نہین بہاگتا ہے اور خدا و
رسول کو دوست رکہتا ہے اور خدا اور رسول اوسکو دوست رکہتے ہین نہین لوٹنےگا
وہ جبتک کہ اللہ تعالے اوسکے ہاتہہ پر فتح دے۔ دیکہو ذرا اسی عبارت حدیث مین
کیا منقبت علے مرتضے ہے کہ جو خدا اور رسول کو دوست رکہتے ہین اور خدا اور رسول
اونکو دوست رکہتا ہے اور کیا کچہہ تفضیح فارین کی ہے کہ نہ خدا اور رسول کو وہ دوست
رکہتے تہے اور نہ خدا اور رسول اونکو دوست رکہتا تہا۔ کون حضرت علی مرتضے جو
احد کی لڑائی مین تنہا ثابت قدم رہے باوجودیکہ سب صحابہ نے فرار کیا خصوصاً حضرت
عمر و حضرت ابو بکر بہی ثابت قدم نرہ سکے اور حضرت عثمان کا تو تین روز تک پتہ نہ چلا
اور حضرت علی مرتضے نے تنہا مشرکین کو دفع کیا اور بہتون کو واصل جہنم کیا حضرت

جبرئیل اور میکائیل کا خدا کی طرف سے بامداد حضرت علی مرتضےٰ آنا اور فتح کی تہنیت رسول کو
دینا اور اونکی جوانمردی کی بے انتہا تعریف کرنا اور رسول صلعم کا خوش ہوکر یون فرمانا انہ
منی وانا منہ چنانچہ شیخ عبدالحق محقق و محدث دہلوی جنگ احد کا حال یون لکھتے ہین
منقول است کہ چون مسلمانان روی بہزیمت آوردند و حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم را تنہا گذاشتند حضرت در غضب آمد و عرق از پیشانی ہمایونش متقاطر گشت
و مثال مروارید دویدہ درآن حالت نظر کرد علی ابن ابی طالب را کہ بر پہلوی مبارکش
ایستادہ است فرمود چون ہست کہ تو بہ برادران خود ملحق نگشتی علی گفت اکفر بعد
الایمان ان لی بک اسوۃ آیا کافر شوم بعد از ایمان بدرستیکہ مرا بتو اقتدا است یعنی باشما
کار ہست با یاران و برادران کہ در پے غنیمت رفتند و ہزیمت خوردند چہ کار دارم درین حین
جمعے از کافران متوجہ آن حضرت علیہ السلام شدند فرمود ای علے مرا ازین جمعے نگہدار
و حق خدمت و نصرت بجا آر کہ وقت نصرت است علے مرتضےٰ رضی اللہ عنہ متوجہ آن
قوم شد و دمار از روزگار شان برآورد و ایشان را متفرق گردانید و جمعی کثیر را بدوزخ
فرستاد۔ آمدہ است کہ دران حین جبرئیل و میکائیل بر یمین و یسار حضرت ایستادہ
محافظت می نمودند و می گویند کہ چون علی مرتضےٰ این مردانگی کرد و نصرت داد جبرئیل
باآن حضرت فرمود کہ این کمال مواسات جوانمردی ست کہ علی با تو می برد آن حضرت فرمود
انہ منی وانا منہ یعنے بدرستیکہ علی از من است و من از ویم۔ کنایت است از کمال
اتحاد و اخلاص و یگانگی او آمدہ است کہ چون آن حضرت این کلمہ فرمود جبرئیل گفت وانا
منکما یعنے من از شما ہردو ام و گویند آوازی شنیدند کہ گویندہ غیبی میگفت۔ لافتی الا
علی لا سیف الا ذوالفقار صاحب مدارج النبوت نے اس قصہ کو بہت بسط سے بیان کیا ہے اور فراریون
کے نام جو جلد واپس آئے اور جو دیر کرکے آئے قلمبند کیے ہیں بخوف طوالت رسالہ ہذا چہ حال
چھوڑ دیا گیا غرضکہ آپ ہی ہر غزوات مین سردار لشکر اسلام رہے اور آپ ہی کے نام ہر غزوات

مین فتح نصیب رہی اور آپ ہی کے وجہ سے رعب اسلام تمام ملکو مین پھیل گیا اور آپ ہی کیوجہ سے خانہ کعبہ
نجاست بتوں سے پاک او صاف ہوا اور آپ ہی کیوجہ سے بالاعلان نمازون کا پڑھنا اور بیخوف و
خطر اذانون کا کہنا جاری ہوا اور آپ ہی کیوجہ سے اسلام نے ترقی پائی ورنہ بہگوڑو نکا مشرکون کے
دلونمین کیا رعب و داب تہا جب سختی آن پڑتی تہی تو بہاگ جاتے تہے اور جب فتح ہوتی تہی
تو داڑہیون پر ہاتہہ پہیر کر باتین بناتے تہے بیشک جہنڈا اسلام کے اوٹہانیوالے حضرت علی
مرتضی ہی تہے یا ہاشمی لوگ یا بعض انصار گروہ بہی آپ ہی کیوجہ سے کیونکہ فتح اور ظفر کا
ہونا منحصر ہے بہادری سردار پہ دیکہو حضرت ابو بکر اور حضرت عمر دو مرتبہ مہم خیبر پہ سرداری
لشکر اسلام مامور ہوئے اور شکست کہا کر خیبریون سے مع لشکر بہاگے لشکر اسلام نے
کیا او نکی مدد کی اور کیا اونہون نے نام آوری پیدا کی اگر کچھہ جرأت اور بہادری اپنے سردار
کی دیکہتے تو کیون میدان سے ایک قدم ہٹاتے مرتے یا فتح کرتے جب اونہون نے
دیکہا کہ ہمارا سردار اپنی جان بچاتا ہے تو اونہون نے بہی اپنی جان عزیز سمجہی اور یہہ سمجہہ لیا
کہ برائی اور بہلائی سردار کے سر پڑیگی ہم کیون اپنی جانین گنوائین۔ فتوحات مصر و
شام و فارس وغیرہ جو زمانہ خلافت حضرت ابو بکر و حضرت عمر مین ہوئین آپکی ذات مبارک کی
برکت سے ہوئین کہ وہی ہوا ابتدائے اسلام کی لوگون کے دلون مین سمائی ہوی تہی اور متواتر فتوحات
اسلام کو دیکہہ چکے تہے اونکے دلونمین وہی ہیبت جمی ہوئی تہی اور شیر بیشہ شجاعت یعنی اسد اللہ
علی مرتضی اوسی طرح معاون اور مددگار اسلام کے موجود
تہے اون حضرت کے خوف سے ہتیار ہارے تہے اس سبب سے یہہ ملک
فتح ہوئے ورنہ حضرت ابو بکر و حضرت عمر نے کہان تلوار چلائی وہی ہوا بندہی ہوئی اور رہا بندہی
ہوئی حضرت علی مرتضی کی اہل اسلام کے کام آئی۔ آپکے کمالات اور آپکے فضائل بیحد اور بے حصر ہین
اگر تمام ابحار روئے زمین کے سیاہی بنجائین اور تمام اشجار اوسکے قلم ہون تو بہی کوی اونکے فضائل لکہہ
نہین سکتا تمام کتب اہل اسلام اونکے فضائل سے پر ہین اور تمام اہل اسلام اونکی بزرگی کے قائل ہین اور جو

احادیث کہ اونکی خلافت بلافصل پر دال ہین وہ تمام کتب اہل اسلام مین درج ہین۔ مین تعجب کرتا ہون کہ پہر کیون باوجود موجود ہونے حضرت علی مرتضی کے حضرت ابوبکر کی خلافت پر اجماع ہوا کیا وقت اجماع کے صحابہ کی آنکہون پر پردے پڑگئے تہے کہ نہ اونکو حدیث ثقلین یاد رہی اور نہ حدیث غدیر نظر پڑی اور نہ کوی اور حدیث سوجہی اگر اونکی طرف یہہ خیال کیا جاوے کہ اونہون نے بطمع دنیا ایسا کیا مگر اب وہ دنیا کہان ہے اب بہی تو وہی پردے دلون اور آنکہون پر اہل اسلام کے پڑی ہوئی ہین باوجود اسکے کہ حدیث ثقلین کی تصدیق کرتے ہین کہ درحقیقت ہمکو رسول خدا نے حوالہ ان دو رکن دین کے کیا ہے ایک قرآن دوسرے اہلبیت کے اور کہتے ہین بیشک ہمکو رسول اللہ نے حکم ان دونون پر تمسک کا دیا ہے کہ جو کچہہ ان دونون سے پاؤ اوسپر عمل کرو کیونکہ یہہ دونون آپسمین ایک دوسرے سے بزرگی رکہتے ہین اور تمکو یہی دونون گمراہی سے بچانے والے ہین بعد وفات میرے چنانچہ شاہ عبدالعزیز صاحب کہ جو بڑے نامی اور گرامی علماء اہل سنت سے ہین اور جنکے مقابلہ مین دوسرا کوی عالم آجتک اہل سنتون مین پیدا نہین ہوا اونکے تبحر اور اونکی فضل وکمال کے سب اہل اسلام قائل ہین وہ صاحب اپنے تحفہ مین یون شرح حدیث ثقلین کی کرتے ہین اور لکہتے ہین۔

باید دانست کہ باتفاق شیعہ وسنی ثابت کہ پیغمبر خدا فرمودانی تارک فیکم الثقلین ان تمسکتم بہما لن تضلوا بعدی احدہما اعظم من الاخر کتاب اللہ وعترتی پس معلوم شد کہ در مقدمات دینی واحکام شرعی مارا پیغمبر خدا حوالہ باین دو چیز عظیم القدر فرمود پس مذہبی کہ مخالف این دو باشد در امور شرعیہ عقیدۃً وعملاً باطل و نامعتبر است وہر گاہ انکار این دو بزرگ نماید گمراہ وخارج از دین باشد انتہا۔

پہر اسپر برخلاف حکم خدا ور رسول کے قرآن اور اہلبیت کو چہوڑکر بلا حکم قرآن اور حکم اہلبیت کے اجماعی اور پنچائتی خلیفہ کو خلیفہ برحق رسول اللہ سمجہتے ہین اور اونکی قول وفعل اور اونکی پیروی کو بعد رسول اللہ سبب نجات کا گمراہی سے جانتے ہین اور اہل بیت کے اجتہاد اور مسائل

شرعی سے موںہہ پہیر کر مسائل اجتہادی زید بن ثابت و ابن مسعود و ابو موسے اشعری و
ابی بن کعب وغیرہ اور بعد اونکے ابو حنیفہ اور حنبلی وغیرہ پر چلتے ہین - اب بقول شاہ صاحب
یہہ اہل اسلام خارج از دین ہین یا نہین اور خلیفہ مقرر کیئے ہوئی اونکے پنچایتی اور اجماعی ہین
یا نہین اگر منصوص من اللہ ومن الرسول ومن الاہلبیت ہین توکوی اہل اسلام سے منصوص
ہونا اونکا قرآن اور احادیث رسول اللہ یا ائمہ ہدی سے ثابت کرے اجماع اور پنچایت
کسی جم غفیر کی بمقابلہ قرآن وحکم رسول اللہ کہ بمصداق آیہ شریف دونون کا حکم برابر ہے
اَطِیعُوا اللّٰهَ وَاَطِیعُوا الرَّسُولَ قابل تمسک نہین ہے اسطرح تو قوم فرعون نے فرعون کو خدا
قرار دیدیا تہا اور قریش نے لات ومنات کو معبود اپنا سمجہہ لیا تہا تو گیا فرعون قوم کی رجوعات
سے خدا ہوگیا یا لات منات قریش کی پرستش سے معبود قرار پاگئی عوام کالانعام کا تو یہہ قاعدہ مستمرہ
ہے کہ جسکی طرف رجوع ہوگئے اوسکو خدا اور رسول بنادیا اور بنادیتے ہین اور ان ائمہ اور مجتہدین
اہل اسلام کے مسائل جو خلاف قرآن اور احادیث رسول اللہ ہین اگر کوی اونکو دیکہنا چاہے
دیکہی کتاب ظفر المبین مولفہ مولوی محی الدین غیر مقلد یہہ احقر العباد ایک مسئلہ وضو پر ان لوگونکا
جو عمل بالقرآن ہے اوسکو ظاہر کرتا ہے پس اور مسئلون کو بہی اسی مسئلہ پر تصور کرلیجیئے خداوند
تعالی قرآن مجید مین درباب وضو یون ارشاد فرماتا ہے یَا اَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا اِذَا قُمْتُمْ اِلَی
الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَاَیْدِیَكُمْ اِلَی الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَی
الْكَعْبَیْنِ یعنے اے ایمان والو جب تم نماز کے لیئے اوٹہو پس دہوڈالو تم موںہہ اپنے کو اور
ہاتہون اپنے کو کہنیون تک اور مسح کرو تم سر اپنے کا اور پیرون اپنے کا ٹخنے تک - ان کلمہ گویون
کلمہ گویون کے ائمہ اور مجتہدین نے خلاف آیہ قرآنی وضو مین مسح پا اوڑا کر غسل پا قرار دیا ہے
دیکہو یہہ ان لوگون کا تمسک بالقرآن ہے اور تمسک ساتہہ اہلبیت کے معلوم الحال ان کلمہ گویون
کلمہ گویون کو اپنے تئین منسوب بہی کرنا تہا تہ نام کسی ائمہ اہلبیت کے بدلے پیروی اون
حضرات کی کجا - دیکہو کوئی فرقہ اپنے تئین حنفی کہتا ہے اور کوی فرقہ اپنے تئین شافعی اور

حنبلی اور مالکی بتلاتا ہے۔ جعفری اور علوی اور رضوی بجز شیعہ کے اور کوئی فرقہ نہیں ہے
اگر اس فرقہ کو متمسک بقرآن واہلبیت قرار دیا جائے تو بجا ہے سو یہہ بیچارے حکم خدا
اور رسول کے ماننے والے ان کروڑون کلمہ گویون کے نزدیک بدتر از یہود و ہنود مین انکو
بلفظ رافضی موسوم کر رکہا ہے اور انکے نزدیک یہہ لوگ واجب القتل ہین باوجودیکہ کلمہ گوئی
کے باعث سے ایک دوسرے کے بہائی ہین۔ اور اس گروہ قلیل کا متمسک باہلبیت ہونا
ان کروڑون کلمہ گویون کے علماے معتبرین کی تصدیق سے بخوبی ثابت ہے چنانچہ صاحب
کتاب جامع الاصول کہ جو جامع صحاح ستہ ہے تفسیر مین اس حدیث کے یون لکہتے ہین۔ حدیث
ان اللہ سیبعث لھذہ الامۃ علی راس کل ستۃ من مجدد لھا دینھا۔ ونحن
نذکر الان المذاھب المشھورۃ فی الاسلام التی علیھا مدار الاسلام فی اقطار الارض
وھی مذھب الشافعی وابی حنیفۃ ومالک واحمد ومذھب الامامیۃ یعنے اور
ہم ذکر کرتے ہین اب مذاہب مشہورہ کو اسلام مین جن پر کہ مدار اسلام کا ہے اطراف زمین مین
اور وہ مذہب شافعی اور ابوحنیفہ اور مالک اور احمد اور مذہب امامیہ ہے اور صاحب جامع الاصول
نے پہلی صدی مین تو فقہائے امامیہ مجدد مذہب امامیہ جناب امام محمد باقر علیہ السلام کو لکہا
ہے اور دوسری صدی کے مقدمہ مین یہہ عبارت لکہی ہے واما من کان علی راس
المائۃ الثانیۃ فمن اولی الامر المامون ومن الفقھاء الشافعی والحسن بن الزیاد
اللؤلؤ من اصحاب ابی حنیفۃ واشھب بن عبد العزیز من اصحاب مالک و
اما احمد فلم یکن یومئذ مشھورا فانہ مات ستۃ احدی واربعین مائتین
ومن الامامیۃ علی بن موسی الرضا یعنے اور لیکن جو کہ تہا اوپر سر صدی دوسری کے
پس بادشاہون مین سے تو مامون تہا اور فقہا مین سے شافعی اور حسن بن زیاد لؤلؤ اصحاب
ابوحنیفہ مین سے اور اشہب بن عبد العزیز اصحاب مالک مین سے اور لیکن احمد پس نہتا
مشہور اوس روز اسواسطے کہ وہ مرگیا تہا سنہ اکتالیس اور دوسو ہجری مین اور فقہا

امامیہ مین سے علی بن رضا علیہ السلام والتحیات تہے۔ اوران کروڑون کلمہ گویون کے
علمار کا یہہ اقرار ہے کہ مذہب شیعہ قائم ہوا ہے مذہب ائمہ اہلبیت پر چنانچہ محی الدین
بغوی تفسیر معالم التنزیل مین لکہتے ہین ان المسح مذہب عبد اللہ بن عباس وعبد اللہ
بن مسعود وسلمان الفارسی وابوذر وعمار وانس بن مالک وائمۃ اہل البیت
والنعقد علیہ مذہب شیعتہم الامامیۃ من الفقہاء یعنے مسح پا وضو مین مذہب
عبد اللہ ابن عباس اور عبد اللہ ابن مسعود اور سلمان فارسی اور ابو ذر اور عمار اور انس
ابن مالک اور ائمہ اہلبیت کا ہے اور منعقد ہوا اوسپر مذہب شیعون اونکے کا کہ امامیہ مین
فقہاء مین سے۔ قال المولوی یاد حسین اوران اختلافات نے فریقین مین وہ نااتفاقی
بے اصول پیدا کی اقول جناب من یہہ نااتفاقی شیعون کے ساتہہ کروڑون کلمہ گویونکی
کسیطرح سے بے اصول اور عبث نہین ہے یہہ تو نااتفاقی شیعون نے ساتہہ کروڑون
کلمہ گویونکے بتعمیل حکم نبوی اور باتباع حکم ربانی بموجب اس آیہ قرآنی کے اختیار کی ہے
اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْ یعنے حکم مانو تم اللہ کا اور حکم مانو تم رسول اللہ کا
اور اولو الامر کا۔ اولو الامر سے مراد ائمہ اہلبیت ہے حضرت صلعم نے اولو الامر کی تفسیر
اور بیان مین تاخیر کی تہی بوجہ اختلاف امت کے اور چاہتے تہے کہ کوی زمانہ ایسا ہو
جو اختلاف سے خالی ہو وقتاً فوقتاً کنایتاً واشارتاً متابعت اہلبیت کے بارہ مین اکثر
فرمایا کرتے تہے اور لوگون کے اتحاد اور ایمان اور رازدلی کو ٹٹولا کرتے تہے اور اسطرح
منقبت اہلبیت کیا کرتے تہے مثل اہلبیتی فیکم کمثل سفینۃ نوح من رکب فیہا
نجی ومن تخلف عنہا غرق یعنے مثال اہلبیت میری کی تم مین مثل کشتی نوح کے ہے
جو کوی سوار ہوا اوسمین نجات پای اوسنے اور جسنے تخلف کیا اوس سے ڈوبا غرق اور ہلاک
ہوا۔ اور حضرت علے مرتضی کو جو راس الرئیس اہلبیت تہے اونکو وقتاً فوقتاً وقت تشریف
لیجانے کسی جگہہ اور مقام کے حضرت رسول صلعم اپنا ولیعہد اونکو کرکے یون فرمایا کرتے تہے

یا علی انت منی بمنزلة هارون من موسی الا انه لا نبی بعدی یعنے اے علی تو میرے نزدیک میرے لیے مثل ہارون کے ہے جیسے ہارون تبلیغ رسالت میں معاون اور مددگار اور شریک حضرت موسے کے نبی تہے مگر یہہ کہ بعد میرے نبوت نہیں ہے تو بعد میرے میرا خلیفہ اور جانشین ہے اور تو بعد میرے پیشوا اور ہادی امت ہے۔ چنانچہ اس حدیث کا قصہ محدثین کروڑون کلمہ گویون نے یون لکہا ہے کہ جب حضرت رسول خدا صلعم بارادہ غزا بارومیان تبوک کو تشریف لیجانے لگے اور حضرت علی مرتضی کو بجای اپنے مدینہ منورہ مین چہوڑا اور اپنا اونکو جانشین اور خلیفہ کیا تو منافقین بیدین نے اس امر کو خفیف سمجہکر از راہ بدنیتی واسطے گہٹانے رتبہ علی کے شہرت کر دی کہ حضرت صلعم نے علی مرتضی کو قابل اس مہم کے نجانا اور نگہبانی عورات پر اونکو چہوڑا کسقدر خفت کا مقام ہے اور یہہ کلمات ضلالت سمات منافقین بیدین کے شیر بیشۂ شجاعت نے سُننے فوراً جوش مین آئے اور استدعای شرکت کی حضرت صلعم سے کی تب حضرت صلعم نے حضرت علی مرتضے یون فرمایا ای برادر عزیز من تو راضی نہین ہے اس امر پر کہ نزدیک میرے ایسا ہے جیسے ہارون تہا نزدیک موسے کے جب موسی میقات پر تشریف لے گئے تو اونہون نے بجائے اپنے حضرت ہارون کو خلیفہ کیا اپنی امت پر اسلیئے مین بہی تمکو اپنا خلیفہ کرتا ہون چنانچہ روایات ذیل سے یہہ حال ظاہر ہوتا ہے ناظرین رسالہ ملاحظہ فرمائین۔

اخرج البخاری عن مصعب بن سعد عن ابیه ان رسول الله صلعم خرج الی تبوك و استخلف علیا فقال اتخلفنی فی الصبیان والنساء قال الا ترضی ان تکون منی بمنزلة هارون من موسی الا انه لیس نبی بعدی یہہ روایت کی ہے امام بخاری نے مصعب بن سعد سے اور اوسنے اپنے باپ سے کہ جب رسول خدا صلعم تبوک کو تشریف لے گئے تو اپنا خلیفہ مقرر کیا علی کو تو علی بولے کہ کیا آپ مجکو بچون اور عورتون پر خلیفہ مقرر کرتے ہین یعنے مرد تو آپکے ساتہہ جہاد مین جاتے ہین مدینہ مین تو بچے

اور عورتین باقی ہین اسپر رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ ای علی آیا تو اس بات پر راضی نہین ہے
کہ تو میرا ایسا ہوی جیسے موسے علیہ السلام کا ہارون تہا صرف اسقدر فرق ہے کہ میرے
بعد کوی نبی نہین ہے و روی ابن عباس ھکذا و زید الا انہ لیس بعدی نبی
انہ لا ینبغی ان اذھب الا و انت خلیفتی حضرت ابن عباس نے فقرہ متذکرہ بالا
اپنی روایت مین زیادہ کیا ہے جسکا مطلب یہہ ہے کہ میرے بعد کوی نبی نہین جو تم نبی
کیئے جاؤ لیکن تم میرے خلیفہ ہو چنانچہ شیخ عبد الحق محدث دہلوی مدارج النبوت
مین صحیح بخاری اور صحیح مسلم سے اقتباس کرکے ترجمہ اس روایت کا زبان فارسی مین اسطرح
کرتے ہین - کہ بخاری و مسلم از سعد ابن وقاص روایت کردہ اند کہ چون رسولخدا صلعم از
مدینہ عزم بیرون رفتن کرد علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ را در اہل خود خلیفہ گردانید پس
علی مرتضی بعرض رسانید کہ یا رسول اللہ در ہیچ غزوہ تخلف نہ نمودہ ام چگونہ است کہ این
نوبت مرا بیگناری و گفت گذاشتی مرا یا رسول اللہ در خوردان و زنان - فرمود آیا راضی
نیستی تو ای علی کہ باشی تو بمن بمنزلہ ہارون بنسبت بموسے لیکن فرق آنست کہ ہارون
نبی بود و بعد از من ہیچکس را نبوت نخواہد بود چون موسے علیہ السلام بمیقات رفت گذاشت
ہارون را کہ برادر وی بود و خلیفہ گردانید او را در قوم خود چنانکہ فرمود واذ قال موسی لاخیہ
ھارون اخلفنی فی قومی اور مثل اسکے سینکڑون حدیثین ہین جیسے یا علی انت ولی
کل مومن من بعدی و مومنة فے ازالة الخفا - مگر چونکہ اصل مطلب فوت ہوتا ہے ترک
کین اور جب حضرت صلعم نے حجة الوداع سے مراجعت کی اثنای راہ مین بمقام خم غدیر حضرت
صلعم پر یہہ آیت نازل ہوی یٰاَیُّھَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ
فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَہٗ وَاللّٰہُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ یعنے ای رسول پہونچادے
وہ حکم کہ جو تجہپر نازل ہوا ہے تیرے رب کیطرف سے اور اگر نہین تبلیغ کرتا ہے تو تو معلوم
ہوا کہ تو خدا کے پیغام نہین پہونچاتا ہے لوگونکو اور خدا تیری حفاظت کریگا آدمیون سے

یعنے لوگونسے تجکو گزند نہ پہونچنے دیگا- یہہ آیت بنا بر تبلیغ آیت اولوالامر کے ہے جو پیشتر
نازل ہو چکی تہی اور حضرت صلعم نے اس حکم کی تبلیغ اور تفسیر اور بیان مین بوجہ اختلاف
امت تاخیر کی تہی کہ اونکو متابعت اہلبیت پسند نہین تہی اور خاصکر اونکو علی مرتضی
سے کہ جو راس الرئیس اہلبیت تہے عداوت قلبی تہی اسلیئے آن حضرت صلعم کو انتہا درجہ
اونکی طرف سے خوف شر و فساد کا تہا مگر جب یہہ آیت بتہدید اولوالامر کے ظاہر کرنے
کے بارےمین نازل ہوئی اور خداوند تعالے نے یہہ وعدہ بہی کیا کہ مین تمکو شر و فساد آدمیون
سے بچاونگا تم بے خوف و خطر تبلیغ رسالت کرو تب حضرت صلعم نے بمقام غدیر خم
صاف صاف اپنی امت سے فرمادیا کہ بعد میرے اولوالامر یعنے حاکم تمہارا علے مرتضے ہے
چنانچہ اس حال کو مین اوپر مفصل بیان کرچکا ہون حاجت شرح بسط کی نہین ہے
پس حتی المقدور شیعہ اتباع حکم خدا اور رسول کرینگے خواہ دسے مار بہجا دین یا رافضی
کہلائے جائین ہرگز ہرگز حضرت ابو بکر و حضرت عمر وغیرہ کو خلیفہ برحق رسول اللہ نکہین
گے اور بمقابلہ حکم خدا اور رسول کے ہرگز ہرگز جہلا کے اجماع کو قبول نہ کرینگے حضرت
ابو بکر وغیرہ کو خلیفہ اجماعی اور بنچایتی اور حضرت علے مرتضی کو خلیفہ برحق منصوص بلافصل
من اللہ و من الرسول ہی کہتے چلے جائینگے اور یہہ جہگڑا تا قیامت رہیگا اور یہی نااتفاقی کا
باعث ہے اور اسی کے سبب سے گیارہ امام شہید ہوئے اور اسی کے سبب سے اہل حرم رسول
محترم بے مقنعہ اور چادر دربار یزید مین حاضر کیئے گئے اور اسی کے سبب سے کیا کیا ظلم و
ستم اہلبیت اطہار پر ہوئے اور اسی سبب سے لوگ رسول اللہ کا گہر جلانے پر آمادہ ہوئے پس انصاف کیجئے شیعہ کیونکر
ان لوگون سے اتفاق کرین دین کی بربادی مین کونسی بات ان لوگون نے اوٹہا رکہی ہے
کلمہ گو البتہ ہین مگر اسطرح تو کلمہ گو منافقین بہی تہے **قال المولوی یاد حسین** کہ جسکی وجہ
سے خیر و برکت دین اسلام معدوم اور مفقود ہوتی جاتی ہے **اقول** اگر ایسا ہی دین اسلام جیسا کہ اوپر گذارش کیا گیا تو اوسکا
معدوم و مفقود ہی ہونا بہتر ہے بموجب اس شعر کسی شاعر کے ؎ بشکند دستے کہ خم در گردن یاری نشد

کور بہ چشمی کہ لذت گیر دیداری نہ شد **قال المولوی یاد حسین** اور بجای اصلاح دین فساد
دین ساعت بساعت ترقی کرتا جاتا ہے **اقول** اصلاح دین ہم تم کیا کر سکتے ہین جبکہ حضرت
رسول خدا ہی اصلاح اوسکی بسبب اختلاف امت کے نہ کر سکے اور امت سے رنجیدہ
ہوکر اور امت کو خلعت قوموا عنی کا دیکر اس دنیا سے چل بسے۔ ارے صاحب آپ کس
خیال اور تخیلات مین ہین دین کے خراب کرنیوالے تو دین خراب کر گئے اور جو دین کی اصلاح
دینے والے تہے وہ سب شہید ہوگئے جبتک حضرت صاحب الزمان مہدی علیہ السلام ظہور
نفرمائین گے اس دین اسلام کا حال روز بروز ابتر ہوتا جائیگا **قال المولوی یاد حسین**
منجملہ اور امور اختلافی فریقین کے خاص مذہب شیعہ مین تبرے نے ایسا رواج خانہ بخانہ
پایا ہے **اقول** تبرے کا رواج خانہ بخانہ کیونکر نہو کہ جسکو خود خداوند تعالے جاری فرماوے
اور اپنے بندون کو خود تعلیم اوسکی کرے کہ وہ ہر وقت عادات اور عبادات مین تبرے کو
کبھی ترک نکرین چنانچہ دیکھو سورۂ فاتحہ مین وہ خداوند تعالی کیونکر تعلیم تبرے کی فرماتا ہے
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ یعنے کہو دکہا تو ہمکو راہ راست صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ
عَلَيْهِمْ راہ اون لوگون کی کہ نعمت پہونچائی ہے تونے اونپر غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ نہ
راہ اونکی کہ غضب کیا ہے تونے اونپر وَلَا الضَّالِّينَ اور نہ راہ اونکی جو گمراہ ہین۔ یعنے
وہ خداوند تعالے کہتا ہے اپنے بندون کو کہ ہر نماز مین مجہسے استدعا کیا کرو کہ چلا تو ہمکو
راہ سیدہی انبیا و ائمہ ہدی پر۔ نہ اونکی راہ اور طریقہ پر جنپر تونے غضب نازل کیا یعنے جنکو
تونے بسبب نافرمانی کے ملعون قرار دیا اور قرآن مین اونکی نسبت لفظ لعن کا تونے برابر
استعمال فرمایا۔ تبرے کے معنے نفرت اور بیزاری کے ہین سو اسکے واسطے خود خداوند تعالے
حکم دیتا ہے اور خود تعلیم فرماتا ہے کہ جو ملعون خدا اور رسول ہین اور جو دین حق سے پہرے
ہین اور جو پہرے ہوئے ہین اونسے تم بیزاری رکہو اور اس باب مین مجہسے استعانت
طلب کرو پہر تبرے کا رواج خانہ بخانہ اہل دین مین کیون نہو یہہ تو پورا پورا اتباع حکم

خداوند تعالی ہے - قال المولوی یاد حسین کہ جسکی وجہ سے کڑوڑون کلمہ گویون کے دل
دکہائے جاتے ہین اقول جناب من وہ کڑوڑون کلمہ گو کون ہین جنکا دل خدا کے حکم سے جاتا ہے
دکہتا ہے میرے نزدیک تو کوئی کلمہ گو ایسا نہین ہے اگر وہ ہے تو وہ منافق ہے قال
المولوی یاد حسین اور بنائے نفاق کو دانستہ مستحکم کیا جاتا ہے اقول یہہ نفاق شیعہ
ساتہہ کڑوڑون کلمہ گویون کے بتعمیل حکم ربانی ہے پہر شیعہ کیونکر نفاق نہ رکہین آپکی سنین
یا خدا کے حکم کو دیکہین قال المولوی یاد حسین لہذا خصوصاً جمیع علماء شیعہ و عموماً
جمیع شیعیان باعلم اقول جناب من مین اس فقرہ کے معنے نہ سمجہا عموماً اور خصوصاً نیز
کیا رمز پوشیدہ ہے شیعیان باعلم و علماء شیعہ کے ایک ہی معنی ہین قال المولوی یاد حسین
بنصوص بینہ قرآنی بلا تاویل و تفسیر بلا تاویل و تفسیر لفظی معنی قرآن شریف سے اثبات
تبرا فرماوین نہ بیان مجمل اور مبہم سے اقول اثبات تبرا تو مین بخوبی کر چکا بحوالہ سورۂ
فاتحہ کے کہ خود خداوند تعالے نے اوسکی تعلیم اپنے بندونکو دی ہے کہ وہ ہر وقت عادات
اور عبادات مین اوسکو استعمال مین رکہین پہر اس سے زیادہ کیا آپ اثبات تبرا چاہتے
ہین اور وہ بجز آپکے اور کون ہے جو تبرائی نہین ہے میرے دانست مین تو ہر ملت اور ہر
مذہب کا آدمی تبرائی ہے کیا تمام جہان مین شیعون نے سبکو تبرا سکہلا دیا اور سب
لوگون کو دنیا مین مثل اپنے تبرائی کر دیا دیکہو عقائد مختلفہ سے ہر ملت اور ہر مذہب کے
آدمی ایک دوسرے سے بسبب اختلاف مذہب نفرت اور بیزاری رکہتے ہین اور اوسکو
اپنے نزدیک بدتر سے بدتر سمجہتے ہین اور اسیکو تبرا کہتے ہین آپنے تبرے کو کوئی بلا سمجہہ لیا ہے
آپ نہین جانتے از روی عقائد کے ہر ایک گروہ انسان کا جدا خدا ہے مثلاً شیعہ جس خدا کو
جس صفت سے خدا مانتے ہین اہل تسنن اوس صفت سے اوسکو خدا نہین مانتے ہین اور اوسکی
صفت کے موصوف کو خدا نہین سمجہتے ہین اور ایسے خدا سے وہ بیزار ہین - شیعہ خدا کے عدل
کے قائل ہین اور اہل تسنن اوسکے عدل کے قائل نہین ہین - شیعہ خدا کو غیر مرئی کہتے ہین اور

اور اہل تسنن روز قیامت کو اوسکے دیدار کے قائل ہین شیعہ حلول ذات باریتعالی کو دیگر
ذات مین روا نہین رکہتے ہین اور اہل تسنن اوسکی ذات کو ہر شے مین حلول کرنا جائز جانتے ہین
اور سب اسکے قائل ہین شیعہ خدا کو جدا اور مخلوق کو جدا جانتے ہین اور اہل تسنن خدا
اور مخلوق کو ایک ہی جانتے ہین چنانچہ حضرت مُلا جامی فرماتے ہین ؎ چو آن بیچون درین
چون کرد آرام ✣ پئے روپوش کردہ یوسفش نام — اور شیخ فریدالدین عطار یون فرماتے
؎ خود بپیغمبر شد و پیام آورد ✣ گشتہ خود کافر و نمود انکار — اور مولوی ضامن علی صاحب
یون فرماتے ہین ؎ قاضی بن کے فتوی لگایا ✣ مُلا ہو کے وعظ سُنایا ✣ دیر مین جا
ناقوس بجایا ✣ جو کچہہ ہے سو تو ہی ہے ✣ عالم فاضل صوفی اور رند ✣ سبکو کش اور عرش بیچ
فوق و تحت سب تو نے بنایا — جو کچہہ ہے سو تو ہی ہے — باطن مین تو احد کہایا — ظاہر مین
احمد ہو آیا تجہہ بن کوئی نظر نہ آیا — جو کچہہ ہے سو تو ہی ہے — پس علی ہذالقیاس اسیطرح
دیگر مذاہب کو بہی سمجہہ لیجئے کہ ہر ایک کے جدا جدا عقاید اور ہر ایک کے جدا جدا طریقے ہین
اور ہر ایک مذہب والا دوسرے مذہب والے سے برابر نفرت اور بیزاری رکہتا ہے
اور جس فرقہ مین کسی فرقہ سے نفرت اور بیزاری نہو تو وہ فرقہ لامذہب اصول مذاہب سے
سمجہا جاتا ہے اور وہ فرقہ مذہب رکیبیا کہا جاتا ہے پس اس صورت مین جمیع اہل مذاہب
تبرائی ہین — اب رہا لفظ لعنت یا لعن کا استعمال کرنا نسبت مرتدین کے شیعونکا سو اسپر
لفظ لعنت اور لعن کو خداوند تعالے نے بہی اپنے کلام پاک مین استعمال کیا ہے نسبت مرتدین
کے یعنے جو لوگ کہ بعد ایمان لانے کے اور اقرار کرنے اس بات کے کہ درحقیقت خدا اور رسول
اوسکا برحق ہے مرتد اور کافر ہو گئے — اگر یہہ لفظ برا اور استعمال کرنا اوسکا برا اور معیوب ہوتا
تو خداوند تعالے اپنے کلام پاک مین ہرگز ہرگز استعمال اوسکا نفرماتا اور اگر دوسرونکو استعمال
کرنا اس لفظ لعن کا منع ہوتا تو ضرور وہ لوگ منع کئیے جاتے سو کوئی آیت ممانعت کی اسکی نسبت
خدا نے نازل نہین کی ہے بلکہ برعکس ممانعت کے لعنت کرنیوالونکا ذکر خود خداوند تعالے نے

اپنے ذکر کے ساتھہ اس قرآن مین کیا ہے اور فعل لعنت مین سب آدمیون کو حتی کہ فرشتگان
اور سب جانوران پرند و چرند وغیرہ کو بھی شریک اپنے کیا ہے - اور لعنت کرنیوالی مرتدین پر اس
قرآن مجید مین تین ہی گروہ ہین سوائے خدا کے جنکا ذکر خدا نے اپنے کلام پاک مین اپنے ذکر کے
ساتھہ کیا ہے ایک گروہ انبیاء ہے علیہم الصلوٰۃ والسلام دوسرا گروہ فرشتونکا اور تیسرا گروہ
شیعون کا جو خدا اور رسول کے حکم کے ماننے والے ہین پس ایسے فعل کے عمل مین لانیوالونکو آپ مثل
کرموڑون کلمہ گویون کے اوس فعل کے بجا لانے سے روکتے ہین کہ جو فعل پسندیدہ خدا اور رسول
اور دیگر انبیاء اولوالعزم اور فرشتون اوسکی کا ہے آیا جو لوگ کہ اتباع عادت اللہ اور سنت انبیاء
بجا لاتے ہین وہ آپکے نزدیک برے ہین اور جو لوگ کہ خدا اور رسول کے حکم کو نہ مانین اور سنت
انبیاء کو اور فعل سنتی انبیاء کو کہ جو ہر فعل اونکا موافق حکم خدا ہے اوسکو بالائی طاق رکھکر مرتدین کو
لعن اور طعن سے بچائین وہ آپکے نزدیک اچھے ہین کیا آپکی اچھی سمجھہ ہے سبحان اللہ - دیکھو خدا
کے نزدیک شیعون کا وہ درجہ ہے کہ خداوند تعالے نے اونکو اس فعل خاص کے بجا لانے مین شامل
گروہ انبیاء کر دیا ہے پس جو سمجھہ دار ہین وہ اس رمز کو خدا کے پہونچ جاتے ہین اور خاص اس
فرقہ شیعہ پاک کو متبع حکم خدا اور رسول سمجھتے ہین گو جہلا اونکو اپنی ناسمجھی سے رافضی یا بدعتی
کہین تو کیا ہوتا ہے وہ بیشک از روی انصاف کے پکے مومن دیندار ہین سا اب مین ناظرین
رسالہ کو طرف اون آیات قرآنی کے توجہ دلاتا ہون کہ جن آیات مین خداوند تعالے نے لفظ لعن اور
نسبت مرتدین کے استعمال کیا ہے اپنی زبان سے اور اپنے انبیاء کی زبان سے اور فرشتون کی زبان
سے اور شیعونکی زبان سے حالانکہ چرند اور پرند کی زبان سے بھی وھو ہذا قولہ تعالیٰ کَیْفَ یَھْدِی
اللّٰہُ قَوْمًا کَفَرُوْا بَعْدَ اِیْمَانِھِمْ وَشَھِدُوْا اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ وَّجَاۗءَھُمُ الْبَیِّنٰتُ وَاللّٰہُ لَا
یَھْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ یعنے کیونکر ہدایت کریگا اللہ تعالے اوس قوم کی کہ جو کافر ہو گئی بعد ایمان لانیکے
اور شہادت دیچکی کہ ہر آئینہ رسول خدا برحق ہے اور آئین واسطے اونکے آیات بینات اللہ نہین
ہدایت کرتا قوم ظالمین کی دوسری آیت اُولٰۗىِٕكَ جَزَاۗؤُھُمْ اَنَّ عَلَیْھِمْ لَعْنَةَ اللّٰہِ وَالْمَلٰۗىِٕكَةِ

وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ خَالِدِیْنَ فِیْهَا لَا یُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ یُنْظَرُوْنَ یعنے یہہ لوگ مرتد ہونیوالے جزا اونکی یہہ ہے کہ تحقیق اوپر اونکے لعنت خدا کی ہے اور فرشتون کی اور آدمیون کی سبکی۔ ہمیشہ رہنے والے ہین وہیچ اوس لعنت کے نہ سبک کیا جائیگا اونسے عذاب دوزخ کا اور نہ وہ مہلت دیئے جاینگے۔ تیسری آیت یَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَیَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ یعنے لعنت کرتا ہے اونکو اللہ اور لعنت کرتے ہین اونکو لعنت کرنیوالے۔ چوتھی آیت وہ ہے کہ جسمین خداوند تعالے نے ذکر کیا ہے لعنت کرنیکا بعض بنی اسرائیل پر جو گنہگار تھے اور حد پر نہ رہی تھے زبان حضرت داؤد اور حضرت عیسیٰ سے دیکھو سورہ مائدہ سیپارہ (۶) کے تیرہوین رکوع مین یہہ آیت لُعِنَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ عَلٰی لِسَانِ دَاؤٗدَ وَعِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا یَعْتَدُوْنَ یعنے لعنت کہائی منکرون نے بنی اسرائیل مین سے داؤد کی زبان پر اور عیسے بیٹے مریم کی۔ اور اسیطرح سے بہت آیات قرآن مجید مین ہین جنمین لفظ لعن منکرون کی نسبت مستعمل ہے مگر انہین آیات پر اکتفا کیا۔ اگر اس فعل کے بجالانے پر شیعہ برے قرار دیئے جاوین تو اسکا اثر انبیا اولوالعزم پر پڑتا ہے کیونکہ وہ بہی عامل اس فعل کے برابر رہے ہین جنکی شہادت قرآن دیتا ہے اور شیعہ بیچارے تو اتباع اونکی سنت کے کرتے ہین اور جب اونکی اتباع کا حکم خود خداوند تعالے اونکو دے تو وہ کیونکر اس سنت فعلی انبیا کو ترک کرین چنانچہ خداوند تعالے قرآن مجید مین درباب اتباع سنت انبیاء علیہم السلام کے یون ارشاد فرماتا ہے اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْ یعنے اتباع کرو تم خدا کے حکم کا اور رسول کی سنت کا اور نائبان رسول کی سنت کا جو خدا اور رسول کی طرف سے مقرر کیئے گئے ہین نہ وہ لوگ کہ جنکو امت نافرمان نے نائب رسول قرار دے رکہا ہے پس جو لوگ کہ منکر سنت فعلی انبیا علیہم الصلوۃ والسلام ہین وہ بیشک منکر قرآن ہین اور منکر قرآن بیشک کافر ہے پس کروڑون کلمہ گو جو منکر اس سنت فعلی انبیا کے ہین بجز شیعون کے وہ سب کافر ہین کہ وہ سب اس سنت فعلی انبیاء کو نہایت قبیح سمجہتے ہین اور اس سنت کے بجالانیوالے کو فاسق اور فاجر سمجہتے ہین

اور یہہ نہین سمجھتے کہ اسکا اثر کہان پہونچے گا - اگر شیعہ کروڑون کلمہ گویون کی رضامندی اور
آپکی خوشی خاطر سے اس فعل سنتی انبیا کو ترک کردین اور مثل کروڑون کلمہ گویون کے وہ بہی
حکم قرآنی اور کلام ربانی سے مونہہ پہیر لین تو کیا ہوتا ہے خدا تو اونپر لعنت کرتا ہے اور وہ اپنے
کلام پاک مین وعدہ کر چکا ہے کہ جو بعد ایمان لانے کے کافر ہوگئے وہ لعنت مین ہمیشہ گرفتار
رہین گے نہ سُبک کیا جائیگا اونسے عذاب دوزخ کا پہر اگر تمام روی زمین کی مخلوق مثل کروڑون
کلمہ گویون کے اتفاق کر جائے تب بہی وہ اپنے وعدہ سے انحراف نکریگا کیونکہ وہ سچا ہے
اور اوسکا کلام بہی سچا ہے اور وہ اس بات پر قادر ہے کہ مثل شیعون کے دوسری مخلوق
خلق کرے اور منکرین اور مرتدین پر اون سے لعنت کراوی کیونکہ شیعہ بیچارے تو کروڑون
کلمہ گویون کے خوف سے دب جاتے ہین اور خدا کو کسکا خوف ہے کہ وہ ڈر جاوی - دیکہو
حضرت عیسےٰؑ اور حضرت داؤد پیغمبر جو بڑے تبرائی تہے جب وہ دنیا سے گذر گئے تو اس
سلسلہ کے جاری رہنے کے واسطے اوس خداوند تعالےٰ نے ہمارے نبی اشرف الانبیاء کو مبعوث
کیا اونہون نے بہی اس طریقہ کو زندہ کیا اور متخلفین جیش اُسامہ پر لعنت کی اسطرح پر
جہزوا جیش اُسامہ لعن اللہ من تخلف عنہا یعنے طیاری کرو لشکر اُسامہ کی
اور جو کوئی اوس سے تخلف کریگا اوسپر خدا کی لعنت ہے پس جن لوگون نے لشکر اُسامہ
سے تخلف کیا وہ بمفاد اس حدیث شریف کے ملعون ہین پس شیعہ اونپر لعنت کرتے ہین
کیا تامل ہے بحکم اس آیہ شریف کے اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ اور جو صحابہ کہ ماتحتی حضرت
اُسامہ رضی اللہ عنہما مامور ہوئے تہے اونکے نام نامی اور اسماء گرامی شیخ عبدالحق محدث دہلوی
نے مدارج النبوت کے جلد دویم صفحہ ۲۴۲ مین اسطرح پر ظاہر کیے ہین - وحکم عالی جنان
صادر شد کہ اعیان مہاجر و انصار مثل ابوبکر صدیق و عمر فاروق و عثمان ذوالنورین و سعد ابن
ابی وقاص و ابوعبیدہ بن جراح و غیرہم الا علی مرتضی را رضی اللہ عنہم اجمعین کہ ہمراہ بکرد در آن
لشکر ہمراہ اسامہ باشند و این معنی بر خاطر بعضے مردم گران آمد کہ غلامی را بر اکابر مہاجرین انصا

امیر گردانید و در مجلس ازین جماعت سخنان ازین باب بظہور می آمد و در ورود می یافت
چون ازین اخبار بسمع شریف رسید خاطر مبارکش رنجیدہ شد و بغضب در آمد - اب فرمایئے آیا
شیعونکا کیا قصور ہے خود معتقدان صحابہ خود صحابہ کے درپئے تذلیل کے ہین کہ جنہون نے عدول
حکمی اور نافرمانی حضرت رسول صلعم کی کی اونکے نام نامی نہایت شادمانی سے ظاہر کرتے
ہین اور اپنے اپنے کتب صحاح مین اونکے نام بہت خوشی سے لکہتے ہین اور ان بیچارون کی کیا
خطا ہی خود حضرت عثمان خلیفہ ثالث اونکے چوک گئے کہ اونہونے ایسی ایسی آیتون کو کہ جسمین
لفظ لعن مستعمل تہا وقت جمع کرتے قرآن کے اونکو نکال نہ ڈالا کہ یہہ امر اونسے ممکن تہا اور تمام
مسلمانون کا اوس زمانہ مین باہم اتفاق تہا اور افسوس یہہ بہی نہ سمجہے کہ یہ آیتین جنمین
لفظ لعن یا لعنت کا خدا نے استعمال کیا ہے یہہ سب آیات ہمارے ہی بہائیون کی شان مین
نازل ہوئی ہین ہمپر ہی ضرور انکا اثر پہنچیگا اور ہمارے معتقدون مین سے کوئی نہ کوئی
محدث ہمارا بہی نام اونکی نامون کے ساتہہ ثانچ دیگا مگر اب کیا ہوتا ہے خود کردہ را چہ علاج
تقدیر کا لکہا ہوا پیش آیا اور جو شدنی تہا وہ ہوا اور جو پیش آمدنی تہا وہ پیش آیا اب
اگر ہزار کوئی ان آیات کی تاویلین کرتے یا علما کے کلام مین کہ جو وہ لکہہ گئے کوئی اپنی
طبیعت سے توجیہین پیدا کرے ہرگز یہہ دہبا چہٹائے نہین چہوٹتا ہے - اب اگر
مخاطب صاحب یہہ کہین کہ درحقیقت کتب سیر اور کتب تواریخ اور کتب احادیث کو ڈہونڈو
کلمہ گویون سے نام اون لوگون کے نکلتے ہین کہ جنہون نے نافرمانی خدا اور رسول کی کی اور
جو حد سے نکل گئے مگر خدا نے اپنے کلام پاک مین اونکے نامون کو بیان نہین کیا ہے البتہ اونکا ذکر
کیا ہے اور اونکی مذمت کرکے اونپر لعنت کی ہے اور اونکو ملعون خلائق کر دیا ہے پس ہم
کیا جانین کون کون ملعون خلائق اور کون کون ملعون خدا اور رسول ہین کہ جنپر ہم تبرا کرین
اور اونکو ملعون خلائق سمجہین - اسکا جواب یہہ ہے کہ جنکو خدا نے ملعون خلائق کہا اور جنپر
خدا نے خود لعنت کی وہ صحابہ ہین نہ یہود و نہ ہنود و نہ نصاری مگر خدا تعالے از راہ حکمت اونکا

علم اونکا اپنے نبی کو دیدیا تہا اور اوس نبی نے وہ علم اپنے نائبان کو دیا تہا پس وہی حضرات اون ملعونون کو خوب جانتے اور پہچانتے تہے مگر اونکا تملق اون ملعونونکی فضیحت کا اونکو مانع تہا کہ وہ بظاہر کلمہ گو تہے اور بظاہر زبانی اقرار شہادتین کرتے تہے اور نافرمانیون پر اپنی معذرات بشریت پیش کرتے تہے تب حضرت صلعم خاموش ہو جایا کرتے تہے اگر حضرت صلعم اونکو ایسی صورت مین دفع کرتے یا اونکو تعذیر شرعی دیتے تو دیگر صحابہ بہی خوف کہا جاتے اور ترقی دین اسلام سد دم اور مفقود ہو جاتی مگر جو صحابہ کہ مخلصین تہے مثل حضرت حذیفہ وغیرہ کے اونکو حضرت رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اون ملعونون کی نام سے آگاہ کردیتے تہے کہ فلان فلان ہین اور وہ اس راز رسول کو اپنے دل مین پوشیدہ رکہتے تہے گو بعض لوگ مثل حضرت عمر کے اس راز کو حضرت حذیفہ سے پوچہا بہی کرتے تہے مگر وہ کسیکو نہ بتاتے تہے۔ علاوہ برین انسان کی برائی اور بہلائی اوسکے صدور اعمالون پر منحصر ہے پس جسکے بری اعمال کتب تواریخ اور کتب سیر اور احادیث اور تفاسیر وغیرہ سے پاؤ اوسکو بلاتامل برا سمجہو اور جو اون کتب سے جنکو بہلا پاؤ اونکو بہلائی سے یاد کرو کیونکہ دار مدار دین اسلام کا انہین کتابون پر ہے اور انہین اخبارات سے قیام دین اسلام کا انہین کتابون سے برے اور بہلون کی تمیز ہوتی ہے اگر ان کتابون پر اعتبار نکیا جاوے تو کوئی صحابی نیک اس قرآن مجید سے ثابت نہین ہو سکتا ہے کسی کی وہ خداوند تعالی اس قرآن مجید مین علے العموم مذمت کرتا ہے اور کسیکی تعریف جب جمیع صحابہ اس قرآن مجید سے نیک ثابت نہوے تو اونکی قول و فعل اور اونکی مرویات پر تمسک کرنا ناجائز قرار پایا اور یہہ جو کڑوڑون کلمہ گو کہ جنکا دار مدار مذہب کا اونکی اقوال اور روایات پر ہے محض باطل ہو گیا پس کتب تواریخ اور کتب سیر اور احادیث اور تفاسیر وغیرہ سے مونہہ پہیر لینا دین و ایمان کہو بیٹہنا ہے اور بعض لوگ منجملہ کڑوڑ دن کلمہ گویونکی یہہ کہتے ہین کہ ہم کسیکو نہین کہتے ہین ہم سبکے ساتہہ نیک عقیدہ رکہتے ہین برخلاف شیعون کے کہ وہ بعض صحابہ

برا جانتے ہین اور اونکی نسبت لفظ لعن اور لعنت کا استعمال کرتے ہین اس سبب سے یہہ لوگ ہمارے
نزدیک نہایت برے ہین حتی کہ ہنود اور نصاری سے بہی بدتر ہین کیونکہ صحابہ رسول کی برائی
کرنا عین برائی کرنا رسول اللہ کی ہے بلکہ رسول اللہ کی نبوت مین داغ لگانا ہے کہ آن حضرت
صلعم کی صحبت نے کچہہ بہی اونکو فائدہ نہ بخشا اور اون حضرت کی ہدایت کا اون لوگون پر کچہہ بہی اثر
نہوا - پس اسکا جواب یہہ ہے کہ اگر بعض صحابہ کے برا کہنے سے شیعہ اونکے نزدیک برے ہین تو
خدا بہی ضرور اونکے نزدیک برا ہے کہ وہ بہی بار بار قرآن مین بعض صحابہ پر لعنت کرتا ہی اور
بعض کی مذمت کرتا ہے جیسا کہ اوپر آیات قرآنی سے گذارش کیا گیا اور جب وہ خداوند
تعالے بہی اس فعل لعنت کی وجہ سے انکے نزدیک برا ہوا تو پہر ان لوگونکے کفر مین
کیا شک باقی رہا - اور کہتے ہین کہ کروڑون کلمہ گو کہ کیا عجب ہے اون لوگون نے جو کہ بعد ایمان
لانیکے کافر ہوگئے کسی وقت مین اونہون نے توبہ کی ہو اور خدا نے اونکی توبہ قبول کرلی ہو
کیونکہ وہ غفور اور رحیم ہے اور سکے واسطے در توبہ وا ہے پہر دین حق کیطرف رجوع کرلی ہو
تو اس صورت مین اونکی نسبت لفظ لعن یا لعنت کا استعمال کرنا داخل معصیت ہی اور اوسکی
لعنت اپنے گردن مین پڑتی ہے - سو اسکا جواب اون لوگونکو خود خداوند تعالے نے اس
قرآن مجید مین دیدیا ہے مگر وہ محبت صحابہ مرتدین مین ایسے مدہوش ہین اور اسطرح کے
اندہے ہوگئے ہین کہ وہ جواب خدا کا اونکو نہین سوجہتا ہے باوجودیکہ دعوی حفظ قرآن کا
رکہتے ہین اور آپکو حافظ قرآن مشہور کیئے ہوے ہین مگر محض اندہے ہین نہ حافظ قرآن ہین
اور نہ متمسک قرآن ہین طوطا مینا کی طرح غلط سلط یاد کرلیتے ہین انہین کے نسبت خداوند
تعالے نے فرمایا ہے خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ وَعَلٰى اَبْصَارِهِمْ یعنے
پردے ڈال دیئے ہین خدا نے انکے دلون پر اور آنکہون پر اور کانون پر کہ وہ نہ کسی کی سنتے
ہین اور نہ وہ قرآن پر غور اور خوض کرتے ہین جو کچہہ انکے جی مین آتا ہے بک ڈالتے ہین چنانچہ
دیکہو خداوند تعالے اونکو یون جواب دیتا ہے اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بَعْدَ اِیْمَانِهِمْ ثُمَّ

اِزْدَادُوْا کُفْرًا لَّنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُھُمْ وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الضَّآلُّوْنَ یعنے تحقیق وہ لوگ کہ کافر ہوئے بعد
ایمان لانے کے پہر زیادہ کیا اونہون نے کفر کو ہرگز نہ قبول کیجائیگی توبہ اونکی یہہ لوگ گمراہ ہین یعنے
اول ان لوگون نے حکم خدا اور رسول کا نہ مانا علی مرتضی کی خلافت اور امامت سے تخلف کیا آیہ
بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ عمل نہ کیا اور اس حکم خدا کو فضول سمجہا اور حدیث غدیر کو کہ جو آنحضرت
صلعم نے نسبت علی مرتضی کے فرمائی بتعمیل حکم آیہ موصوف کے اوسکو محض قصہ کہانی جانا
اور زیادہ اسپر یہہ ستم اور کفر کیا کہ انہون نے عترت رسول اللہ کو ستایا طرح طرح کا اونپر
ظلم و ستم کیا کسیکو زہر سے اور کسیکو تلوار سے شہید کیا خاصکر نواسہ رسول اللہ پر کہ جو راکب
دوش رسول اللہ تھے اور جنپر خدا اور رسول اللہ کا نہایت پیار تہا جنکے واسطے بہشت
سے خدا نے حُلّے بھیجے اور جنکے دفع ملال کیواسطے بچہ ہرنی خود ہرنی بحکم خدا لائی وہ وہ ظلم و
ستم کیئے کہ جنکے حال زار پر زمین اور آسمان رویا اوس لخت جگر رسول اللہ کو تین دن کا
بہوکا پیاسا مع بال بچون کے میدان کربلا مین شہید کر ڈالا اور حرم محترم رسول اللہ کو بے مقنعہ
و چادر اسیر کر کے شہر بشہر پہرایا اور دربار یزید پلید مین اونکو کشان کشان لیگئے خلیفہ بلا فصل
رسول اللہ کو بحالت نماز رمضان کے مہینے مین شہید کر ڈالا مسجد کوفہ کو روزہ دار کے خون
ناحق سے آلودہ کیا اور یہی سبب ہے کہ اونکے واسطے باب توبہ خدا کی درگاہ مین مسدود کیا گیا
بہلا ایسے بیرحمون اور ظالمون کی توبہ خدا کی درگاہ مین کب قبول ہو سکتی ہے اور یہہ ملعون لعنت
سے کسی کے چھوڑائے کب چھوٹ سکتے ہین جناب من آپنے اشتہار کے چھپانے مین اور اوسکے شایع
کرانے مین مفت کی تکلیف اوٹہائی کہ جسمین نہ خدا خوش اور نہ رسول خوش جنپر خدا اور رسول لعنت کرین اونکی
حمایت مین آپنے کمر باندہی یہہ ٹہوکر ابد نامی کا خواہ مخواہ لوگون کے کہنے سے آپنے اپنے سر لیا آپ خوب سمجھ
لیجیئے مین آپکو مومن ہی سمجھکر سمجہاتا ہون کہ جبتک آپ یا آپکے کروڑون کلمہ گو قرآن سے سورہ فاتحہ
نہ نکالڈالینگے تبتک تبرا زبان خلائق سے مسدود اور متروک نہوگا اور اگر آپنے شیعون کی کتابون سے
لفظ تبرا شیعون کو دہمکا کر اور کروڑون کلمہ گویون کا خوف دلا کر زبردستی نکلوا بہی ڈالا تو کیا ہوتا ہے

قرآن تو شروع سے آخر تک تبرے سے بہرا ہوا ہے اور لفظ لعن اور لعنت سے برابر پہر رہی جس لفظ لعن پر کروڑون
کلمہ گویونکا دل دکہتا ہے پس اس قرآنکو آپ کہان میٹ دیجیئے گا آپکو ایسی رتبہ حضرت عثمان کا سا کہان
حاصل ہے جو آپ بہی مثل اونکے اس قرآن کو جلا سکیں جسطرح سے اونہون نے اگلے قرآنون کو جلا دیا وہ
جلانیوالی قرآن کے اب کہان ہین یہہ رتبہ اونہین کو حاصل تہا اور اونہین پر ختم ہوگیا جبتک صاحب
الزمان ظہور نفرمائین اسی قرآن پر برابر سبکا عمل رہیگا دیکہو اس قرآن مروج مین پہلا سورۂ
حمد ہے اور آخر یہ اس قرآن کے سورۂ ناس ہے دونون سورے تعلیم تبرے مین نازل ہوئے ہین شیعہ کیا
کروڑون کلمہ گو دن رات ان سورتون کو پڑہتے ہین بلکہ پانچون وقت نماز مین پڑہتے ہین اور برابر
مرتدین وضالین پر تبرا کرتے ہین کہ ای میرے خدا تو ہمکو اون لوگون سے بچا جنپر تو نے غضب نازل
کیا یعنے جنکو تو نے ملعون خلائق کیا - اور چلا تو ہمکو اونکی راہ اور طریقہ مستقیم پر کہ جنپر تو نے نعمتین نازل
کین یہہ اشارہ ہے خداوند تعالے کا طرف انبیا اور اوصیا اونکی کے اور جب سورۂ ناس ہین کہ جو
آمیر سورۂ قرآن ہے خداوند تعالے نے شیعون کو جتلا دیا اسطرح پر قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ مَلِكِ
النَّاسِ اِلٰهِ النَّاسِ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ مِنَ
الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ یعنے سمجہاتا ہے خدا اپنے بندونکو جو کہ مطیع اور فرمان بردار اوسکے ہین کہ کہو پناہ پکڑتا
ہون مین ساتہہ پروردگار لوگون کے بادشاہ لوگون کے معبود لوگون کے برائی وسوسہ ڈالنے والے پیچہے
ہٹ جانے والے کے سے وہ جو وسوسہ ڈالتا ہے بیچ سینون لوگون کے جنون مین سے یا آدمیون مین
سے - تو پہر شیعہ آپکے بہکانے مین کیونکر آسکتے ہین اور کروڑون کلمہ گویون کے دہمکانے سے حکم قرآن
سے باہر ہو سکتے ہین پس اس دردلا علاج کا علاج آپ یا آپکے کروڑون کلمہ گو جو شیعون سے چلتے ہین اسکا
نسخہ شیعون یا مر کہان ہے اسکا تو علاج لقمان کے پاس بہی نہین ہے مین نے سمجہا ہا کہ آپکے مزخرفات کا
جواب لکہون مگر آپکے اصرار اور کروڑون کلمہ گویون نے مجکو از حد مجبور کیا کہ ایک اشتہار اور ادنی مسئلہ
لعن کا جواب بنصوص بینہ قرآنی کسی علماء شیعہ سے ہو نہ سکا - مین حیران ہون کہ آپکا سوال ہی کیا تہا اور اوسکی
وقعت بلند نظر علماء شیعہ مین کیا تہی کہ جو وہ آپکے مزخرفات کی طرف توجہ فرماتے البتہ یہہ کام مجہہ جیسے ہی کا

تہا کہ جسنے قلم برداشتہ جواب لکہدیا اور درحقیقت جاہل کے سوال کا جواب جاہل ہی سے خوب بن پڑتا ہے
بقول نظامی سہ کہ آہن باآہن توان کوفتن۔ ذراسی توجہ مین تبرا نصوص بینۂ قرآنی سے دیکہو ہمنے
کسطرح ثابت کردیا مین یقین کرتا ہون کہ اگر آپکو کچہہ سمجہہ ہے اور آپ انصاف سے کچہہ بہی بہرہ رکہتے
ہین تو پہر آپ مسئلۂ لعن کو کبہی مصنوعی نہ کہین گے اور پہر کبہی آپ کسی مسائل شیعہ مین کہ جو ماخوذ ہین
قرآن اور احادیث صحیحہ رسول اللہ سے اور اقوال عترت اطہار سے کہ جنکے قول و فعل کی متابعت
مین حدیث ثقلین و حدیث سفینہ شاہد ہے اور جنکے محفوظ الخطا ہونے مین آیہ تطہیر گواہ ہے شکوک نکرینگے
گے درحقیقت کوئی مسئلہ شیعہ خلاف قرآن و احادیث صحیحہ رسول اللہ نہین ہے آپنے مثل مسائل
قیاسی اہل خلاف کے مسائل شیعون کو بہی تصور فرمایا یہہ آپکی ناواقفیت کا سبب ہے قال
المولوی یاد حسین کیونکہ فرض و مقدم حکم خداوند تعالے ہے اور سنت و موخر حکم حضرت
محمد مصطفے وائمہ ہدیٰ اقول جناب نے آپنے مقدم اور موخر کہان سے نکالا قرآنمین تو ایسا حکم کہین نہین
آیا یہہ تو پورا پورا اتباع قول حضرت عمر ہے کہ اونہون نے بہی بتردید حکم رسول اللہ وقت طلب دوات
قلم ایسا ہی فرمایا تہا یعنے کہا تہا حسبنا کتاب اللہ یعنے ہمکو صرف قرآن کافی ہے کہ جو بمضمون
ہر رطب و یابس ہے آپکے لکہنے اور سمجہانے کی اب ہمکو کچہہ ضرورت نہین ہے پس اسیطرح آپنے بہی
ارشاد فرمایا کہ جمیع علماء شیعہ اثبات تبرا بنصوص بینہ قرآنی بلا تاویل و تفسیر لفظی معنی قرآن سے کیا
فرمائین حدیث مصطفوی اور مرتضوی سے کسی عنوان مین اثبات تبرا نہین چاہتا ہون کیونکہ
فرض و مقدم حکم خداوند تعالے ہے اور سنت و موخر حکم حضرت محمد مصطفے وائمہ ہدیٰ ہے اور قرآن
بمضمون ہر رطب و یابس ہے۔ اب مین آپسے پوچہتا ہون سوچ سمجہکر جواب دیجئے آپ شیعۂ
جناب علی ابن ابی طالب ہین یا آپ مرید مریدان حضرت عمر سے ہین حضرت علی مرتضے نے کب
حسبنا کتاب اللہ فرمایا کو سنا حکم رسول اللہ اون حضرت نے ٹال دیا آپتو پورے پورے قول و
فعل حضرت عمر پہ چلتے ہین اور حکم رسول اللہ سے آپ نفرت رکہتے ہین اور احادیث صحیحہ رسول اللہ کو
بمقابلہ قرآن کے غیر معتبر سمجہتے ہین اور اونپر متمسک کرنا آپ واجب نہین جانتے ہین بہلا آپ کیسے سنی ہین

شیعون نا واقفون کو دہوکا دینے اور اونکو گمراہ کرنیکے لئے آپ شیعہ بن گئے ہین بیچارے شیعونکو
خدا ایسے بچائے برا زمانہ آیا ہے خداوند تعالے جلد ظہور صاحب الزمان کرے کہ آپ لوگون کی
زبان بند ہو اور بیچارے شیعہ آپکے گمراہ کرنے سے بچین دیکہو خداوند تعالی اپنے اور اپنے رسول کی
نسبت قرآن مجید مین کیا ارشاد فرماتا ہے مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ یعنے جسنے حکم
مانا رسول اللہ کا پس اوسنے حکم مانا اللہ کا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ
یعنے حکم مانو تم اللہ کا اور حکم مانو تم رسول اللہ کا اور اولوالامر یعنے ائمہ اہلبیت کا جو ہمپایہ
رسول اللہ ہین معصوم ہین ہر گناہ صغیرہ اور کبیرہ سے بحکم آیۂ تطہیر کے اور واجب الاطاعت
ہین حکم حدیث ثقلین سے وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا
یعنے جو لایا رسول تمہارے لیئے پس لو تم اوسکو اور جس سے وہ منع کرے تمکو روکے پس رک جاؤ
تم اوس سے۔ اب فرمائیے یہہ احکام قرآنی واجب التعمیل ہین یا نہین پہر حسبنا کتاب اللہ فرمانا یا یہہ
کہنا کہ فلان مسئلہ کا اثبات ہم اقوال رسول اللہ سے نہین چاہتے یا بمقابلہ قرآن کے ہم حکم
رسول اللہ نہین مانتے داخل گمراہی ہے یا نہین یہان مقدم اور موخر کو کہان گنجائش
ہے آیا یہی تمسک قرآن ہے اور اسی کا نام عمل بالقرآن ہے کہ اوسکو طوطا اور مینا کی طرح حفظ
کرین اور اوسکے احکام کو بالائے طاق رکہکر اوسپر مطلق عمل نکرین سبحان اللہ کیا اچہی آپ
لوگونکی سمجہہ ہے اور کیا اچہا آپ لوگون کا عقیدہ اور مذہب ہے خدا یہہ عقیدہ اور مذہب
آپ ہی لوگون کو مبارک رکہے اور اسکا ثمرہ آپ لوگون کو خداوند تعالی روز قیامت بہت اچہا دے

تمت

تاریخ سیزدہم ماہ رجب المرجب سنہ ۱۳۱۳ ہجری صلعم
بمقام لکھنو محلہ فراشخانہ دنیل گنج